تقلید کیا ہے؟

ایک جائزہ ، ایک گفتگو

ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ

Marfat.com

تقلید کیا ہے؟

مناظرہ تحریری

مابین:

حضرت مولانا چراغ الدین صاحب، خطیب جامع مسجد مبارک اہلحدیث قلعہ دیدار سنگھ

و

حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب، مہتمم جامعہ صدیقیہ مجاہد پورہ گوجرانوالہ

(حرفِ آغاز و حرفِ آخر)

از مولانا بشیر الرحمٰن صدیقی، جامعہ عثمانیہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

الناشر: ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ

Marfat.com

24205
DATA ENTERED

سلسلہ ندوۃ المحدثین

نمبر (۳)

طبع اوّل ———— ۱۹۸۲ء

مطبع ———— المطبعة العربية
۳۰۔ ایک روڈ۔ بالمقابل قومی چیمبرز پرانی انارکلی۔ لاہور (پاکستان)

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر

ضیاءاللہ کھوکھر ۱۳۔ اسلام آباد گوجرانوالہ

تقسیم بلاقیمت ————

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	حرف آغاز (از بشیر الرحمٰن)	۴
۲	تقلید کیا ہے؟	〃
۳	تقلید کی ابتداء	۱۰
۴	تقلید کے بارہ میں ائمہ کے ارشادات	۱۳
۵	لمحۂ فکریہ	۱۷
۶	سبب مناظرہ	۱۹
۷	مناظرہ کے فکر انگیز پہلو۔	۲۱
۸	رقعہ نمبر ۱ - از مولانا چراغ الدین صاحب	۳۶
۹	جواب : از مولانا شمس الدین صاحب	۳۷
۱۰	رقعہ نمبر ۲ - از مولانا چراغ الدین صاحب	۳۸
۱۱	جواب : از قاضی شمس الدین صاحب۔	۴۱
۱۲	رقعہ نمبر ۳ - از مولانا چراغ الدین صاحب	۴۳
۱۳	جواب : از قاضی شمس الدین صاحب	۴۵
۱۴	رقعہ نمبر ۴ - از مولانا چراغ الدین صاحب	۴۶
۱۵	جواب : از قاضی شمس الدین صاحب۔	۵۱۰
۱۶	رقعہ نمبر ۵ - از مولانا چراغ الدین صاحب	۵۳
۱۷	جواب : از قاضی شمس الدین صاحب	۵۶
۱۸	رقعہ نمبر ۶ - از مولانا چراغدین صاحب	۶۲
۱۹	جواب : از قاضی شمس الدین صاحب	۶۷
۲۰	رقعہ نمبر ۷ از مولانا چراغ الدین صاحب	۶۸
۲۱	رقعہ نمبر ۸ - از مولانا چراغ الدین صاحب	۷۱
۲۲	حرف آخر از بشیر الرحمٰن ، "الجامعۃ عثمانیہ"	۷۵

Marfat.com

حرفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ الذی ھدانا الی طریق الحق ودین القویم وارشدنا الی اتباع کتاب اللہ وسنۃ رسولہ الکریم اتباعاً مجرداً عن تقلید الشخص الزعیم والعمیم وصلی اللہ علی نبیہ محمد المبعوث بتام علم الشریعۃ الغراء الجسیم الذی لیس بعدہ حاجۃ الی آراء واقیسۃ رجال الدین وآلہ الاشراف الامجاد الذین تلقوا علمہ وسلکوا علی طریقہ البیضاء المتین واھل الحدیث الذین نسجوا علی منوالہ فی خدمۃ علمہ الشریف الحصین ——— اما بعد

کلامی مسائل نے جہاں مسلمانوں میں تشتت و افتراق، گروہ بندی اور فرقہ بازی کو جنم دیا اور عقائد میں دھڑے بندیاں قائم کردیں وہاں فروعات و عبادات میں تقلید مذکورہ مذموم کردار۔ اور بدترین نتائج میں یونانی فلسفہ سے متاثر علم کلام سے کسی طرح کم نہیں رہی۔ بلکہ حق یہ ہے مذاہب کلامیہ نے جمعیۃ مسلمہ اور ملت اسلامیہ کو وہ نقصان نہیں پہنچایا جس قدر نقصان تقلید اور تقلیدی مسائل نے پہنچایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسالکِ اہل کلام مدت سے ہوئی ناپید ہو گئے ہیں۔ اور آج ان کا کوئی نام لیوا بھی باقی نہیں مگر تقلید نے جن مسائل کو جنم دیا اور ان کی پرورش کی ہے نہ صرف انفرادی نوعیت کے انتشار کا باعث ہے بلکہ ملکی اور قومی سطح پر ہلاکتِ ملت کا سبب بنی اور بن رہی ہے اور دن بدن حاملین تقلید، اتحادِ ملت کیلئے خطرہ ثابت ہو رہے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہا

تقلید کیا ہے؟ آسان ترین الفاظ میں اس کی حقیقت کشائی کچھ یوں ہوگی

Marfat.com

کو کسی اُمتی کو منصب نبوت اور مسندِ رسالت پر اس طرح بٹھانا کہ وما آتاکم الامام فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھو کہ اس کا فرمان کسی صورت میں رد نہیں کیا جائیگا چنانچہ مقدمہ ہدایہ میں مرقوم ہے ؎

فلعنۃ ربنا اعداد رمل ∴ علی من رد قول ابی حنیفہ

یعنی اس آدمی پر ریت کے ذرات کی تعداد بھر خدا کی لعنت جو امام ابوحنیفہ کی بات نہیں مانتا۔ یا بالفاظِ دیگر قبول قول الغیر بلا دلیل یعنی کسی امتی کی بات کو بغیر قرآن وحدیث کی دلیل کے قبول کر لینا۔ تقلیــــد میں یہ نکتہ بطورِ خاص ملحوظ ہے کہ قرآن وحدیث کے نصوص یعنی عبارۃ۔ دلالۃ۔ اشارۃ اور اقتضاء النص سے قطعاً اس کا تعلق نہیں ہے جس مسئلہ میں قرآن وحدیث کی وضاحت موجود ہوگی وہاں تقلید نہیں ہوگی۔ گویا تقلید اور قرآن وحدیث میں کوئی بھی نسبت قائم نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ مقلدین کا تعلق بھی براہ راست کتاب وسُنّت سے بہت کم ہے۔

چنانچہ آپ مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کی کتاب "تقریر ترمذی" صفحہ ۳۹ ملاحظہ فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ خیار بیع کی اس صورت میں حق اور نصوص امام شافعیؒ کے پاس ہیں جمہور علماء بھی یہی فرماتے ہیں۔ اس مسئلہ میں علماء نے نہ صرف امام ابوحنیفہؒ کی مخالفت کی بلکہ اس کی تردید میں کتابیں بھی لکھی ہیں۔

شاہ ولی اللہؒ بھی فرماتے ہیں کہ صحیح احادیث امام شافعیؒ کی تائید کرتی ہیں جبکہ امام ابوحنیفہ کے پاس کوئی بھی حدیث نہیں۔ ______ مگر اس کے بعد مولانا محمود الحسنؒ کا فرمان سینے پر ہاتھ رکھ کر پڑھیئے لکن نحن مقلد ون یجب علینا تقلید امامنا ابی حنیفہ۔ یعنی ان احادیث کی موجودگی کے باوجود بھی ہم صرف امام ابوحنیفہ کی ہی بات مانیں گے کیونکہ ہم امام صاحب کے مقلد ہیں اور ان کی بات ماننا ہم پر واجب ہے۔ انا للہ۔ گویا نبی کی بات ماننا واجب نہیں

حضرت مولانا کیسے جراءت سے امام ابوحنیفہؒ کے قول کو حدیثی تائید سے محروم تسلیم کر لیتے ہیں۔

Marfat.com

بھی قبول کر لیتے ہیں اور حدیث مصطفیٰ کا انکار کر دیتے ہیں ——— بس اسی کو تقلید کہتے ہیں اور یہی اس کے ثمرات ہیں۔

کیا تقلید کی مذکورہ تعریف میں کسی شک کی گنجائش باقی رہ گئی ہے کہ۔

وما آتاکم الامام فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتھو کہ

امام کا قول مقلدین کے لیے گویا وحی الٰہی ہے نیز اہل اسلام میں موجودہ فقہی اختلاف کی عمارت قطعاً اس بنیاد پر قائم نہیں ہے کہ ہر اختلافی مسئلہ میں دلائل مختلف ہیں بلکہ بنیادی اعتبار سے اختلاف تقلید کی بنا پر شروع ہوا مگر بعد میں اس کی تائید کے لیئے دلائل کی جستجو ہوئی۔ صرف تلاش دلائل تک بات رہتی تو کوئی مضائقہ نہ تھا ستم بالائے ستم یہ کہ تقلید اور تقلیدی مسائل کے لیئے آیات تک گھڑی گئیں۔ احادیث خود بنا ڈالی گئیں۔ تائید کے لیئے مختلف اصحاب علم پر بہتان لگائے گئے۔ اور انہیں اپنے دھڑے کا ثابت کیا گیا۔ احادیث میں ضعاف، منقطع، مرسل اور معضل کو دلائل کی حیثیت سے پیش فرمایا گیا ——— حوالہ کے لیئے ملاحظہ ہو سیرۃ النعمان شبلیؒ اور اس پر نقد و تبصرہ حسن البیان۔ مولانا عبدالرحیمؒ مرحوم اور الیفاح الادلہ۔ نیز حدیث میں مقلدین کے لاابالی پن کے لیے ——— طائفہ منصورہ مصنفہ مولانا سرفراز گکھڑوی اور کبیری بحوالہ ینابیع از گکھڑوی صفحہ ۳۵ بالفاظ ———

فیکون منقطعاً و ھو حجۃ عندنا یعنی حنفی اپنے مسائل سے منقطع وضعاف میں استدلال کرتے ہیں کیونکہ ایسی روائتیں انکے ہاں دلیل بن سکتی ہیں ——— حق یہ ہے کہ مقلدین کے مسائل چونکہ حدیثی بنیاد و تائید سے محروم ہوتے ہیں اسی، لیے انہیں اپنے تقلیدی مسائل میں انہی من گھڑت، موضوع۔ مناکیر، ضعاف، منقطع اور فرضی و قیاسی دلائل کا سہارا لینا پڑتا ہے کیونکہ اس کے لیئے وہ مجبور محض ہوتے ہیں۔

۵ از خطیب و دیلمی گفتار او   با ضعیف و شاذ و مرسل کار او

Marfat.com

اس طرح تقلید صریح نصوص اور صحیح احادیث کے انکار کی ایک دل خراش، المناک
افسوسناک اور صدیوں پہ پھیلی ہوئی حیرت ناک داستان ہے۔ تقلید کی یہ مکروہ حقیقت
امام المقلدین علامہ انور شاہ کاشمیری پہ عمر کے آخری ایام میں کھل گئی جبکہ زندگی چراغ
سحری کی طرح گل ہو جانے کے لئے تیار تھی —— چنانچہ مفتی محمد شفیع مرحوم فرماتے
ہیں کہ قادیان کے سالانہ جلسے میں سید محمد انور شاہ اندھیرے میں بوقت فجر سر پکڑے
بیٹھے تھے۔ میں نے پوچھا حضرت مزاج کیسا ہے فرمایا ہاں ٹھیک ہی ہے میاں ——
کیا پوچھتے ہو، عمر ضائع ہو چکی۔ میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ ہماری عمر کا ہماری
ساری کد و کاوش کا خلاصہ یہ رہا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے مسائل کے دلائل تلاش
کریں اور دوسرے ائمہ پہ آپکی ترجیح ثابت کریں —— اب غور کرتا ہوں
تو دیکھتا ہوں کہ کس چیز میں عمر برباد کی۔ ملخصاً۔ وحدت امت صفحہ ۱۸ مکتبۃ المنیر فیصل آباد
اس سلسلہ میں یہ امر انتہائی فکر طلب ہے کہ مسائل ابو حنیفہؒ اگر کتاب و سنت سے
تعلق رکھتے ہوں اور اُن کے لیے دلیل بھی نصوص قرآنیہ، صحیح احادیث اور دفاتر سُنّت
سے تلاش کئے جاتے ہوں تو اس مبارک جستجو اور تفحصِ حق میں عمر ضائع اور برباد ہوئی
یا ایک اعلیٰ نصب العین اور مقصودِ زیست کے لئے صرف ہوئی —— یہ کیا ماجرا
ہے۔ معاملہ کچھ الجھا سا معلوم دیتا ہے — حق یہ ہے کہ اس کی توجیہہ و تاویل میں اس
کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ فقہ حنفیہ میں بیان کردہ بیشتر مسائل کی بنیاد محض
آراء۔ قیاس، ظن و تخمین کتاب اللہ اور حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح
مخالفت پر مبنی ہے —— بنا بریں انکے دلائل کی تلاش و جستجو میں تاویلات
باطلہ، تفسیراتِ شاذہ۔ احادیث موضوعہ، اقوال مجہولہ اور تفریعات رکیکہ کے علاوہ
اور کوئی صورت بھی چونکہ عہد تقلید کی وفا کیلئے ممکن نہیں ہو سکتی تھی۔ لہٰذا حضرت
انور شاہ کاشمیریؒ نے عمر کے آخری حصے میں اس واضح بربادی اور خسران اُخروی
کو شدت سے محسوس فرمالیا۔ اس کی تفصیل مزید ہم اپنی مفصل کتاب میں کریں گے انشاءاللہ

Marfat.com

تاہم مناسب ہوگا کہ ہم نہایت اختصار سے حضرات احناف کی فقہی بے اعتدالیوں، اُن کی خلافِ حدیث چارہ سازیوں اور نک بندیوں کی وہ فہرست اجمالاً پیش کر دیں جو صرف نماز سے متعلق ہیں۔ اگرچہ "دونہا قلل الجبال" علاوہ ازیں موجود ہیں۔

۱۔ حضرات احناف کا خطابِ جمعہ عربی کے علاوہ اور کسی زبان میں حرام ہے جبکہ اُن کی نماز ہر زبان میں ادا ہو سکتی ہے۔ پنجابی۔ سندھی۔ بلوچی۔ انگریزی۔ فارسی وغیرہ کسی بھی زبان میں۔ جو تمام مسلمانوں کے خلاف بات ہے۔ غرض دوسرا کوئی بھی امام اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔

۲۔ ان کی نماز "اَللّٰہُ اَکْبَر" تکبیر تحریمہ کی بجائے کسی بھی دوسرے ایسے لفظ سے شروع کی جا سکتی ہے جس میں عظمت کے معنے ملحوظ ہوں۔

۳۔ احناف کا قرآن کی صرف ایک آیت مثلاً "مدھامتان یا الم سے قیام نماز مکمل ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ پڑھنا صرف ثواب ہوگا فرض نہیں اور نہ ضروری۔ ایک لفظ پڑھنے سے فرض ادا ہو گیا۔

۴۔ رکوع اور سجدہ میں جھکنے کے لیے تکبیر کہنا ضروری نہیں۔ تکبیراتِ انتقال کے بغیر بھی نماز درست ہے۔

۵۔ رکوع میں معمولی جھکنے اور سجدے میں صرف ناک یا ماتھے کے زمین سے ذرا سا چھو جانے سے دونوں رکن مکمل۔ فرض صرف اسی قدر ہے۔ باقی رہا اطمینان تو وہ نماز میں قدرِ زائد اور غیر ضروری ہے۔

۶۔ رکوع اور سجدہ میں بالکل نہ پڑھنے سے بھی نماز ہو جاتی ہے۔ فرض صرف جھکنے کا نام ہے پڑھنا ضروری نہیں۔

۷۔ التحیات پڑھنے کی قطعاً ضرورت نہیں صرف اتنی دیر بیٹھنا ضروری ہے جتنی دیر میں التحیات پڑھی جا سکتی ہے۔ اس کے پڑھے بغیر بھی نماز نہایت مکمل! تمام عیوب سے پاک (آذیز)

۸۔ درود شریف حنفی نماز میں ضروری نہیں نہ پڑھنے سے بھی نماز بہترین طریقہ سے ادا ہو گئی

Marfat.com

پڑھنے سے ثواب ہوگا نہ پڑھنے سے کسی قسم کی قطعاً بازپرس نہیں ہوگی (سبحان اللہ)

(۹) سلام میں "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہنے کی بجائے کوئی غیر متعلق بات کرے تو بھی نماز مکمل مثلاً کسی سے اچانک کوئی سوال کر دینا۔ یا اٹھ کر ایک طرف ہٹ جانا چلے جانا وغیرہ۔

۱۰۔ آخر پہ فقہ حنفی کا نہایت مہتمم بالشان مسئلہ یہ ہے کہ نماز کو ختم کرنے کے لیے بجائے سلام (زور سے) جان بوجھ کر (عمداً) ہوا خارج کر دے تو حنفی نماز بطریق احسن درجہ احسان تک پہنچ گئی۔

ناظرین! یہ ہیں حنفی نماز کے فرائض جن کے ادا سے نماز پایہ تکمیل تک پہنچ جاتی ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑے متقی، خدا ترس، عبادت گزار، شب زندہ دار اور صاحب زہد و تقویٰ امام ابوحنیفہؒ کی تعلیم ہے۔ دربارہ نماز — کیا شعور و آگہی — ادراک و وجدان اور فہم و بصیرت اس بات کی گواہی دیں گے کہ واقعی امام صاحب کی نماز کے لیے یہی آئینہ حقیقت نما ہے اور امام صاحب بھی اسی مندرجہ بالا طریقہ پر اپنی نماز کی تکمیل فرمایا کرتے تھے یا یہ کہ اسی ذات گرامی پہ یہ شریعت محض الزام ہے۔ جھوٹ ہے اور افتراء — نیز یار لوگوں کی خود ایجاد کردہ ہے —۔ حق یہ ہے کہ بیشتر مصنفین کتب فقہ حنفیہ چونکہ نہایت درجہ حدیث سے بے خبر، جہمیہ۔ مرجیہ۔ کرامیہ، معتزلہ اور شیعہ تھے۔ انہیں امام صاحب کی طرف ان سیاہ کاریوں کو منسوب کر کے شریعت کو برباد کرنا اور لوگوں کا شریعت پر سے اعتماد اٹھانا مقصود و منظور ہے۔ ورنہ کوئی بھی خدا ترس مسلمان اسے محمدی شریعت کا حصہ قرار نہیں دے سکتا۔

حوالہ کے لیے

فقہ حنفی کی کوئی کتاب بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ مثلاً ہدایہ۔ کنز الدقائق۔ قدوری نورالایضاح۔ نورالصباح۔ درمختار۔ فتاویٰ کی کتب۔

Marfat.com

تقلید کی ابتدار

دین میں اس بات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کہ آیا کسی مسئلہ کا وجود خود حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مسعود میں موجود تھا یا مابعد کسی زمانہ میں ایجاد ہوا ـــــ ۔ یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ دین کی تکمیل کا اسی دن اعلان ہو گیا تھا جب الیوم اکملت لکم دینکم کا نزول ہوا اس کے بعد دین میں کسی کمی یا بیشی کی قطعاً ضرورت پیش نہیں آسکتی۔ جو ہو چکا وہ دین کی حیثیت سے ضروری ہوا اور جو اس وقت موجود نہ تھا اور نہ اس کی ضرورت محسوس کی گئی قیامت تک امتِ مسلمہ کو اس کی ضرورت پیش نہ آئیگی ـــــ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس لئے اعلان فرمایا تھا

من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد (الحدیث)

یعنی ہمارے دین میں اب کسی نئی چیز کی ضرورت نہیں ہے ہر ایسی کوشش مردود قرار دی جائیگی ـــــ امت اس چیز پر متفق ہے کہ دین میں تمام نئی ایجادوں کو بدعت کہا جائیگا اور ایسی تمام مساعی ناشکور ہونگی ۔ زیادہ سے زیادہ تربیت یافتگان نبوی بالخصوص خلفاء راشدین کو فقط یہ مقام حاصل ہے کہ ان کی سنت بھی قابلِ اتباع ہو گی۔ ان کے بعد یہ منصب گویا اٹھا ہی لیا گیا ہے کیونکہ دورِ صحابہ دین کے لیے تکمیل عہد نبوت کی حیثیت رکھتا ہے ۔

فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین ـــــ تکمیل دین کے بعد کسی نقص و ازدیاد کی قطعاً اجازت نہ ہو گی اور نہ کوئی مزید قابلِ اطاعت پیدا ہو گا اب ہمیں تقلید کو اس حیثیت سے دیکھنا ہو گا۔ آیا یہ عہد مسعود میں کہیں پائی گئی یا بعد کی پیداوار ہے ۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت کے مطابق چوتھی صدی ہجری سے پہلے تقلید کا نام بھی ان معنوں میں متعارف نہ ہوا تھا۔ تین سو سال تک کوئی مسلمان اس کے نام سے واقف نہ تھا۔ علامہ

Marfat.com

عبدالوہاب شعرانی۔ صاحب دراسات اللبیب۔ علامہ ابن قیمؒ اور امام شوکانی نے بھی اپنی تصنیفات میں تقلید کی عمر اور اس کی پیدائش کا بھی اندازہ فرمایا ہے ـــــ نیز بدیہی تاریخی حقائق بھی اس بات کے مؤید ہیں کیونکہ حضرت امام ابو حنیفہؒ جبکہ خود دوسری صدی کے آدمی ہیں اُن کی تقلید کا پہلی صدی ہجری میں تصور کسی طرح ممکن نہیں ہے بلکہ ان کی علمی شہرت اور فقہی مقام چونکہ تمام تر قاضی ابو یوسف کا مرہون منت ہے وہ بھی جب قاضی ابو یوسف قضاۃ کے عہدے پر حسن اتفاق سے فائز کر دیئے گئے۔ اس طرح قاضی صاحب کو اپنے امام کے نام کو اُجاگر کرنے کے مواقع میسر آگئے۔ اسی لیے ابن خلکان نے لکھا ہے: لو لا ابو یوسف ما عرف ابو حنیفہ

یعنی اگر ابو یوسف (جج) نہ ہوتے تو امام ابو حنیفہ کو دنیا میں کوئی بھی نہ جانتا۔ ـــــ تو ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ واقعی ان کی تقلید کا زمانہ چوتھی صدی سے پہلے نہیں ہو سکتا۔

اب فیصلہ ناظرین با انصاف پہ چھوڑتا ہوں کہ وہ تقلید کو دین کا ایک رکن سمجھتے ہیں یا اسے بدترین بدعت اور دین میں ایجاد بندہ تصور کرتے ہیں ـــــ جن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مسجد میں بعہدِ صحابہ حلقہ ذکر ناقابل برداشت ہو جاتا ہے اور انہیں مسجد سے نکل جانے کا حکم دے دیتے ہیں ـــــ انہی حضرتؓ کے نام لیواؤں سے ہم انصاف کی توقع رکھیں گے کہ چوتھی صدی ہجری کی ایجاد ان کے لئے کیا حیثیت رکھتی ہے۔

آپ اس وقت حیرت سے انگشت بدنداں رہ جائیں گے جب چوتھی صدی کی ایجاد کو ثابت کرنے کے لیئے قرآن سے آیتیں تلاوت کی جائیں احادیث کو مفید مطلب بنانے کے لیئے تاویلیں کی جائیں اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اقتداء کی حدیث پڑھ کر اس کا مطلب امام ابو حنیفہ کی تقلید بیان کی جائے گی ؎ ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیئے؟

Marfat.com

بس یونہی کہا جاسکتا ہے۔

؎ جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے۔

—— یہ بات انتہائی غور طلب ہے کہ اگر قرآن مجید یا احادیث میں کہیں تقلید کا ذکر ہوتا تو چوتھی صدی تک کوئی بھی اس آیت یا حدیث پر عمل پیرا نہ ہوا یا اِن احادیث و آیات میں کیا یہ وضاحت موجود تھی کہ چوتھی صدی کے بعد ان پر عمل کیا جائے اور فلاں فلاں ان کے مصداق ہونگے؟ —— اگر ایسا نہیں اور ہرگز نہیں تو چار صدی تک ان آیات و احادیث پر عمل نہ کرنے والوں کے متعلق کیا فتویٰ جاری ہوگا۔ جو تقلید سے کنارہ کش رہے۔ جبکہ قرآن و حدیث تقلید کے وجوب کے بارے میں ناطق بالصراحت ہوں۔

ستم بالائے ستم یہ ہے کہ تقلید جیسی بالکل بے بنیاد اور عبث بدعت کیلئے اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ کا طوفان کھڑا کر دیا جائے۔ اور بلاضرورت مسلمانوں کے گلے میں ائمہ کرام کی غلامی و اتباع کا طوق باندھ دیا جائے حالانکہ ہر دور میں اصحاب الرائے (مقلدین) کے بالمقابل اصحاب الحدیث (اہل حدیث) نے اپنی دینی ذمہ داریوں اور ضرورتوں کے لیئے فقط کتاب و سنت پر اکتفا کیا اور زندگی کے تمام مسائل کا حل انہی دو سے تلاش کیا اور وہ اس میں بالکل کامیاب رہے چنانچہ امام الکلام میں مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی رقمطراز ہیں کہ اہل حدیث کا طریق بخلاف مقلدین بالکل صاف اور واضح ہے —— کثر اللہ سوادھم ——

اگرچہ آج ائمہ مجتہدین اور اصحاب الحدیث کو مقلد ثابت کرنے کا مکروہ دھندہ بڑے زور سے جاری ہے۔ اپنی تقلید کی آبرو بچانے کے لیئے کتنے ہی طائفے ہیں جو منصوبہ کا نعرہ لگا کر اس جہالت۔ کمزوری، کم علمی و کم مائیگی اور نادانی پر پردہ ڈالنے کے لیئے اصحاب الحدیث کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کر رہے۔ حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ (المقلد لیس بعالم، مسلم الثبوت) یعنی

Marfat.com

مقلد جاہل ہوتا ہے اور تقلید جہالت۔ اس جہالت اور عیب کو چھپانے کی یہ ایک بدترین، اخلاق سوز اور نہایت فرسودہ و مکروہ کوشش ہے کہ اپنے دامن کو آلودہ دیکھ کر دوسروں پر بھی گندگی کے چھینٹے اڑائے جائیں اور انہیں بھی ان خانوادوں میں گھسیٹا جائے جہاں اپنے دامن تار تار ہو رہے ہوں۔ حالانکہ اس کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ اصحاب الحدیث مالکی مشہور ہوں یا شافعی و حنبلی۔ لوگوں نے انہیں اس لئے ان کی طرف منسوب کر دیا کہ مسائل میں وہ ان سے زیادہ متفق تھے ۔۔۔ حق یہ ہے کہ تقلید کی کسی زمانہ میں بھی ضرورت نہیں رہی۔ اس نے امتِ مسلمہ کو ذہنی جمود اور فکری تعطل کے علاوہ کچھ نہیں دیا اور ملت میں گروہ بندی اور فرقہ بازی اسی کا طرۂ امتیاز اور اسی کے دم قدم سے ہے۔ کتاب و سنت کے صریح نصوص، صحابہ کرامؓ کی ایضاحات قیامت تک کے لیے پیش آمدہ مسائل و حالات کے حل میں اسقدر کافی و شافی ہیں کہ انہی کی دلالتِ اربعہ پر غور و فکر ہمیں ہر قسم کے قیاس و آراء اور تقلید سے مستغنی کر دیتے ہیں۔

تقلید کے بارے میں ائمہ کے ارشادات:

انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ آدمی اپنے قائد و امام کے تمام اقوال بلکہ اشارات تک کو حرزِ جاں سمجھتا ہے بشرطیکہ اس کا فرمان کسی یقینی صورت میں اُس سے موصول ہوا ہو۔ ایسی صورت میں اس کی قیادت و امامت کا یہی حق ہے۔ مگر افسوس کہ مقلدین نے بایں اعتبار اپنے اماموں سے قطعاً انصاف نہیں کیا۔ ائمہ اربعہ کی امامت و تقلید کے قائلین کا رویہ سخت موجب حیرت ہے ۔۔۔ کہ امام کے صریح اقوال تو ان کے نزدیک چنداں قابلِ اعتبار نہ ہوں مگر ان کی طرف جن اقوال کی نسبت صرف موہوم ناقابلِ اعتبار اور بالکل غلط ہو اس پر عمل سے اپنی عقیدتوں اور جاں نثاریوں کا ثبوت مہیا کریں۔ ؎ وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا۔

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا۔

Marfat.com

آئمہ اربعہ نے جس طرح اپنے عقیدتمندوں کو تقلید سے منع کیا ہے ان کے تمام ذخیرۂ اقوال میں بجز اس کے اتنا صریح واضح اور صاف دیگر کوئی بھی قول نہیں۔ تقلید سے ممانعت گویا ان کے لیئے فرض تھی جس کی ادائیگی کے لیئے انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ۔۔۔۔۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی تصریحات اس سلسلہ میں نہایت اہمیت کی حامل ہیں ۔۔۔۔۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ (عقد الجید صفحہ) میں فرماتے ہیں کہ :۔

قال ابو حنیفۃؒ لا ینبغی لمن لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی

یعنی جو شخص میرے فتویٰ کی دلیل نہیں جانتا وہ میرے قول پر فتویٰ دے نہیں سکتا۔ ۔۔۔۔۔ گویا امام ابوحنیفہؒ تقلیدی طرزِ عمل سے احتراز کی تلقین فرما رہے ہیں کہ میرے قول پر وہی شخص فتویٰ دے سکتا ہے جو میری دلیل کو جانتا ہے اور معرفت دلیل تقلید کی حقیقت کے خلاف ہے کیونکہ تقلید بلا دلیل اطاعت اور بلا حجۃ اتباع کا نام ہے ۔۔۔۔۔ قبول قول الغیر بلا دلیل ۔۔۔ الفاظ پر غور فرمایا جائے کہ جہاں دلیل ہے تقلید ختم اور جہاں تقلید ہے وہاں دلیل کی قطعاً ضرورت نہیں یہ تقلید کی مسلمہ تعریف ہے۔

۔ امام نے دلیل کی شرط لگا کر گویا تقلید کی تمام راہیں۔ طرق اور رخنے بند فرما دیئے ہیں۔

۲۔ نیز مقدمہ ہدایہ جلد اول بحوالہ ضیافۃ الاحبۃ صفحہ ۴۶ میں امام صاحب کا ایک صریح قول منقول ہے۔

لا یحل لاحد ان یاخذ بقولی ما لم یعلم من این قلتہ ونہی عن التقلید

یعنی میرے ماخذ استدلال جانے بغیر کسی شخص کو میرے قول پر فتویٰ دینا حرام ہے اور اپنے (واضح ترین الفاظ میں) تقلید (کا نام لے کر اس) سے روکا ہے اگرچہ امام کے زمانہ میں تقلید عملاً کہیں بھی موجود نہ تھی۔ تاہم اس بات کا اندیشہ اور خطرہ ضرور تھا کہ لوگ طریق استدلال ترک کر کے کہیں تقلید کا افسوسناک دیتہ

Marfat.com

اختیار نہ کرلیں۔ کیونکہ اس سے قبل علمائے یہود اس تقلیدی راستے سے گمراہیوں ضلالتوں اور شریعت سے انحراف کی لعنتوں میں گرفتار ہو چکے تھے لہٰذا امام نے قبل از وقت تقلید سے نہ صرف رد کا بلکہ اسے حرام قرار دیا تاکہ امّتِ مرحومہ تقلید کے مفاسد شرور۔ فتن، گروہی منافرت۔ افتراقِ ملّت اور افراط و تفریط سے بچ سکے

—— مگر افسوس کہ امام کی یہ آرزو بر نہ آئی اور آپ کے نام لیواؤں نے آپ کی آبرو کا خیال نہ رکھا۔ اور سب سے بدترین تقلیدی عمل کا مظاہرہ صرف احناف ہی سے ظہور پذیر ہو کر منظرِ عام پر آیا۔

اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ احناف کی روشِ تقلید پسندی میں غلو اور اعتدال سے تجاوز نے انہیں صرف بدنام ہی نہیں بلکہ برباد بھی کیا ہے۔ اُن کی ہرجائی اور جدت و تنوع پسند طباع نے انہیں ہر نئے چمکتے پتھر کی پوجا کے لئے مجبور کر دیا لہٰذا امام ابو حنیفہ کے نام پر۔ ہاں محض نام پر۔ کبھی ابو یوسف، امام محمد و زفر کی تقلید اور کبھی معتزلہ۔ جہمیہ۔ کرامیہ۔ مرجئہ اور اشاعرہ کی تقلید—— بلکہ جس طالع آزما فتنہ گر نے خود کو اجاگر کرنا، مقتدیٰ بنانا چاہا امام ابو حنیفہ کے نام پر اپنی لن ترانیوں اور فرسودہ گوئیوں کا ایک افترائی سلسلہ شروع کر دیا۔ اور ادھر کورانہ نظر و کوتاہ اندیش مقلدین نے ایسے اشغال پسند، دینِ مصطفٰےؐ سے بیگانہ لوگوں کے لئے اپنی آنکھیں فرشِ راہ کر دیں۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ حجۃ اللہ البالغہ میں اس بات پر نوحہ ماتم کناں ہیں کہ طالع آزماؤں نے امام ابو حنیفہ کو بدنام کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں الانصاف، الموقعین، عقد الجید فوز الکبیر۔ دراسات اللبیب میزان الکبریٰ۔ للشعرانی اعلام الموقعین کا مطالعہ مفید رہے گا۔

اگرچہ امام شافعیؒ۔ امام احمد بن حنبل، ابنِ تیمیہ۔ ابنِ قیم۔ امام شوکانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محمہم اللہ رحمۃً واسعۃً اور ان کے حلقہ ہائے اثر اپنے اپنے

Marfat.com

عہدوں اور ادوار میں اس موج بلا اور طوفان فتنہ گری "تقلید" کے سامنے بند باندھنے نکلے تھے مگر ان کے کچھ اخلاف لڑکھڑا کر نذر طوفان ہو گئے اور کچھ اپنی استطاعت و مقدور بھر سینہ تانے کھڑے رہے تاہم یہ حقیقت ہے کہ تقلید کے جو بھونڈے مکروہ اور بدترین انداز نیز انکار حدیث کے مظاہر احناف ہند کے ہاں رائج ہیں وہ اور کہیں نہیں پائے جاتے اور تقلید اپنے حنظل صفت ثمرات کی خصوصیات کے باوجود اتنی بدمزہ اور بدبودار اور کہیں موجود نہیں ہے جتنی ہمارے حنفی دوستوں کے ہاں ہے۔

حضرت امام نے غالباً یہود کے طرز عمل سے خوف زدہ ہو کر ہی تقلید کے عمل سے روکا تھا۔ ے یک نفظ کاش کہ بصد جا نوشتہ ایم۔

۳۔ تحفۃ الاخیار صفحہ ۲ میں مرقوم ہے۔

قال الامام ابو حنیفہ۔

لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا غیرہ وخذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ۔ بحوالہ میزان الکبریٰ۔

یعنی امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ نہ تو میری اور امام مالک کی تقلید کی جائے اور نہ کسی اور کی بلکہ تم بھی وہیں سے احکام حاصل کرو جہاں سے انہوں نے اخذ کئے یعنی کتاب و سنت سے ___ اسی فرمان سے ایک حکم کہ کسی کی تقلید کرو۔ اور ایک زبردست نفس الامری حقیقت کا اظہار ہے کہ کتاب و سنت سے ہر دور میں رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے قیامت تک اجتہاد کے دروازے کھلے ہیں۔ انہیں مسدود قرار نہیں دیا جا سکتا۔ آپ کے الفاظ قابل غور ہیں کہ تم بھی انہی نصوص و ادلہ سے پیش آمدہ مسائل میں استدلال کرو جو اجتہادی مسائل میں خود آئمہ کے پیش نظر رہے ہیں یہ عبارت اپنے اس مفہوم کے لئے قطعی الدلالت اور نص کی حیثیت رکھتی ہے۔

Marfat.com

حضرت الامام نے ان دروازوں کو ہی بند فرما دیا ہے جن سے تقلید کی وبا داخل ہو سکتی ہے۔ حق یہ ہے کہ اجتہاد کی موجودگی میں تقلید کے لئے وہ تمام رخنے اور چور دروازے بند ہو جاتے ہیں جہاں سے وہ قلوب و اذہان پہ اثر انداز ہوتی ہے مقلدین کا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ انہوں نے اس جہالت، بے علمی، کورانہ نظری کم فہمی اور زیادہ سے زیادہ معذوری کو بچانے کے لئے عقل و دانش، فہم و ذکا ادراک و شعور اور طریق استدلال پہ نہ صرف پہرے بٹھا دیئے ہیں بلکہ اُن کے ہاں کتاب و سنت پر براہِ راست غور و فکر زبردست عیب ٹھہرا۔ اسی لیے مقلدین بالخصوص احناف کی سب سے پہلی اور بڑی یلغار اس فکرِ اجتہاد کے خلاف واقع ہوئی ہے حالانکہ حضرت امام بالکل ان کے خلاف تقلید کی تردید اور شعور و آگہی نیز کتاب و سُنت پر براہِ راست فکر و تفحص کا حکم فرماتے ہیں ــــ مگر حضرات احناف نہ جانے کس مٹی سے بنے ہیں کہ ساری دُنیا سے کٹ کر جس کی گود میں گرنے کے دعویدار ہیں اس کے لیئے بھی اخلاص و وفا کا مظاہرہ نہ کر سکے ــــ راہ دکھلائیں کسے راہ رو منزل ہی نہیں۔

لمحۂ فکریہ آگے بڑھنے سے پہلے ہمیں احناف کے اس حیران کُن اور افسوسناک رویّہ پہ ماتم کرنا ہوگا کہ مسائل و اقوال اور فتاویٰ کے وہ پہاڑ آسا انبار جو اکثر و بیشتر حضرت امام پہ افتراء اور بہتان ہیں ــــ کو جس تقلید برائے تقلید کی بنا پر احناف نے اپنی گردنوں پہ لاد رکھا ہے وہ امام کی نظر میں محض غلط اور بیکار ہی نہیں بلکہ قطعاً حرام ہے گویا حنفی فقہ کی صدیوں میں تیار شدہ اس عمارت کی نہ صرف کوئی بنیاد نہیں بلکہ حضرت امام کے نزدیک اس ڈھانچہ کا ابتدائی نقشہ، خیال اور تصور بھی ناجائز ہے امام کے نام لیواؤں کے لیے یہ کہاں تک زیب دیتا ہے کہ اپنے مقتدیٰ کے بنیادی تصوّرات کو بالائے طاق رکھ دیں اور ان کے علی الرغم ایک سراسر حرام اور ناجائز

Marfat.com

ایجاد کے درپے تشکیل و تعمیر ہو جائیں۔ ـــــ سوال یہ ہے فقہ حنفی کے وہ تمام تقلیدی مسائل جو بزعم احناف ایک مکمل مذہب اور کامل مسلک کی حیثیت رکھتے ہیں ـــــ کی کیا آبرو اور جواز باقی رہ جائیگا جبکہ خود امام اسے ناجائز قرار دے رہے ہوں ـــــ حق یہ ہے کہ ان تمام مسائل کو ایک دین و مسلک شرعی کی حیثیت سے اپنے لیئے لازم الاتباع اور واجب الاطاعت قرار دینا نہایت سنگین زیادتی ہی نہیں، کتاب و سنت کے حقوق پر دست اندازی بھی ہے۔ الغرض مقلدین نے بے پر کی اڑا دی ہے ـــــ مزید قابل غور بات یہ ہے کہ اگر امام کا قول واجب الاتباع ہے تو آپ کا یہ فرمان کہ ـــــ میری تقلید نہ کرنا ـــــ تقلید حرام ہے ـــــ بھی آپکا ہی فرمان ذیشان ہے ـــــ کیا احناف آپکے اس قول کو تسلیم کریں گے یا بلطائف الحیل جو اُن کی خاص تکنیک ہے کی بنا پر انکار کر دیں گے۔ ـــــ اگر اس قول کو مانتے ہیں تو سب اسفار تقلید یہ ھبأ منثوراً! ورنہ اِس قطعی اور یقینی ارشاد کا انکار لازم آتا ہے اور تقلید کی عمارت دھڑام سے زمین بوس ہو کر ملیا میٹ ہو جاتی ہے۔ ؎ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن ؛ یا یُوں سمجھئے ؎ غرض دوگونہ عذاب ہست جانِ مجنوں را ؛
عذابِ صحبتِ لیلیٰ عذابِ فرقتِ لیلیٰ

اب ہم احناف سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ امام ابو حنیفہؒ کے اس حکم کو کہاں رکھیں گے۔ آیا اُن کو اسے تسلیم کرنے کا یارا ہے یا اب بھی نحن مقلدون یجب علینا تقلید امامنا ابی حنیفہ کی راگنی الاپتے رہیں گے کہ امام تو تقلید کو حرام قرار دیں اور مقلدین تقلید کو واجب فرمائیں شتان ما بینہما ـــــ فکرِ آخرت اور محشر کی ہولناکی کا خیال رکھنے والے حضرات سے توقع ہے کہ اس تقلید کو جو صرف کتاب و سنت کے خلاف ہی نہیں بلکہ خود امام ابو حنیفہؒ کے حکم کے منافی بھی ہے کو چھوڑ

Marfat.com

کر کتاب و سُنت پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے ——
سمجھنے کیلئے ہمارے پاس اس سے متعلقہ کتنے ہی عنادین باقی ہیں جنہیں ہم کسی دوسری فرصت کے لیے اُٹھا رکھتے ہیں۔ مثلاً۔
(۱) کیا موجودہ کُتب فقہ امام ابوحنیفہؒ کی تعلیمات کی امین ہیں۔ (۲) کیا امام صاحب سے باسند و باوثوق طریقہ سے ایک لفظ بھی ہمیں موصول ہوا ہے۔ (۳) تقلید نے امتِ مسلمہ کو کیا دیا۔ (۴) حنفیت اور روحِ اسلام۔ (۵) تقلید کہاں ہے یہاں تو ہوس کی بادشاہی ہے۔ (۶) فقہ حنفیہ کے مصنّفین کیا کیا عقائد رکھتے تھے۔ (۷) حنفیت دوسرے ائمہ کی نظر میں (۸) فقہ حنفیہ اور کتاب و سنت (۹) فقہ حنفیہ میں منقول احادیث کی حیثیت۔ (۱۰) احناف کے طبقات اور متقدمین و متاخرین میں تقسیم وظائف۔ وغیرہ وغیرہ —— مگر اب ہمیں آپ کو ایک میدان مناظرہ کی سیر سے لطف اندوز کرنا مقصود ہے جو حال ہی میں اس موضوع پر استاذِ گرامی حضرت مولانا چراغدین مدظلہ العالی، حال قلعہ دیدار سنگھ اور حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب فاضل دیو بند گوجرانوالہ کے مابین تحریری طور پر وقوع پذیر ہوا۔ یہ سوال و جواب افہام و تفہیم سے مناظرانہ صورت اختیار کر گئے

سببِ مناظرہ —— اس حقیقت کا قبل ازیں بھی اظہار ہو چکا ہے کہ امت مسلمہ میں بیشتر اختلافی مسائل کی بنیاد دلائل کا اختلاف نہیں بلکہ تقلید ہے۔ اسی خود ایجاد کردہ شریعت کی بنا پر اُمت دھڑوں اور فرقہ بازی کی نذر ہوئی اور کعبہ اللہ چار مصلحوں میں تقسیم ہو گیا —— اناللہ

؎ چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ——

اس چوتھی صدی ہجری کی ایجاد اور نام نہاد دینی ضرورت کو ارباب تقلید نے اہلِ اسلام کے لیے اس انداز سے پیش کیا کہ گویا تقلید ہی مقصد کتاب و سُنت ہے اور غیر مقلدیت ایک زبردست دینی عیب و نقصان اور قابل مذمت و لعن ہے

Marfat.com

۔چنانچہ مکتب تقلید اور اہل الرائے کی طرف سے اس الزام کو بڑی شدومد سے اہل حدیث کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا اور غیر مقلد لطور ایک گالی ہندوستان کی مذہبی و مسلکی تاریخ میں خاص اہمیت کا حامل رہا ہے عرصہ دراز تک اہل حدیث کی طرف سے اس موضوع پر صرف مدافعانہ طرزِ عمل اختیار کیا گیا اور سمجھوتے کی کوشش کی گئی۔ مگر تقلید! جہالت اور مقلدین علم سے کورانہ نظری کے باوصف حاملین کتاب و سُنت کو حقِ زلیست دینے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ تو اہلِ حق نے اس فریب۔ دھوکا۔ ملمع اور سراب کا پردہ چاک کرنے کی ٹھان لی اور برسرمیدان للکارا کہ بتاؤ تقلید کیا ہے؟ تقلیدی عمل کی بنا پر جو شریعت آپکے ہاں رائج ہے۔ اصل کتاب و سنت سے اسے کیا نسبت ہے۔ کتاب و سنت کی تصریحات کے بالمقابل آرائے آئمہ کا کیا مقام ہے۔ بخاری شریف مُسلم شریف اور دیگر کتب احادیث کے مقابلے میں۔ ہدایہ۔ کنز۔ عالمگیری۔ قاضیخان قدوری اور دیگر کتب فقہ کس حیثیت کی حامل ہیں۔

بحمداللہ اس للکار کے نتائج حوصلہ افزا ہے اور ہر چیز اپنی اصلیت کی طرف لوٹنے لگی ہے جیساکہ مشہور ہے

کل شیی یرجع الی اصلہٖ

حق یہ ہے کہ اب تقلید سراسر معذرت بنتی جارہی ہے۔ حاملین تقلید اسے جاہلوں اور بے علموں کی ضرورت کہنے لگے ہیں۔ اسی لئے ثقہ اہل علم، فکرِ آخرت کے حامل مقلدین اب تقلید کی زنجیریں توڑکر حلقہ بگوشِ عمل بالحدیث ہو رہے ہیں[۱] اور جو خود کو تقلید کی آبرو سمجھتے ہیں اور حوالوں کی قطع و برید کذب افتراء اور گگھڑوی اسلوب فکر سے حنفیت کا بھرم قائم رکھنے کی کوشش میں ہیں وہ بھی اب "ہدایہ" و "کنز" "قدوری" و "عالمگیری" وغیرہ پیش کرنے کی بجائے حدیث کا نام لینے پر مجبور ہیں چاہے ضعیف۔ منکر، مرسل منقطع قسم کی احادیث

[۱] مولانا عبدالرحمن فیصل آباد و دیگر حضرات

Marfat.com

سے ان کے دامن تار تار ہو جائیں ــــ اب کبھی بھی وہ وقت نہیں آسکے گا جب ہدایہ و شامی اور دیگر آرائے رجال کے دفاتر منبر و محراب اور فتاویٰ کی زینت بن سکیں ــــ یہ مناظرہ بھی اہل حدیث اور حاملین کتاب و سنت کی طرف سے اسی صاعقہ حق کا حصہ ہے جو نصف صدی تک سردار اہل حدیث، مفسر قرآن فاتح قادیان علامہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی زبان فیض ترجمان پر اس طرح گونجتی رہی کہ حاملین تقلید کو ان کے جواب میں یارائے تکلم نہ تھا۔ اور زبانیں گنگ تھیں (رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ)

بڑے شوق سے سُن رہا تھا زمانہ
تمہی سو گئے داستاں کہتے کہتے۔

مناظرہ کے فکر انگیز پہلو

(۱) استاذ گرامی حضرت مولانا چراغ دین صاحب خطیب قلعہ دیدار سنگھ کتاب و سنت کے رسمی علوم اور مکتبی تعلیم سے بالکل ناآشنا ہیں حق یہ ہے کہ انہوں نے ترجمہ قرآن پاک اور وہ بھی قطعی سادہ کے علاوہ عربی زبان سے اکتساب کی صلاحیت بہم نہیں پہنچائی۔ ترجمہ کلام پاک سے ابتدائی روشناسی ہمیں بھی آپ کے فیض سے میسر آئی نیز مزید علم و عرفان کا کچھ حصہ اگر نصیب ہوا ہے تو وہ بھی بفضل اللہ آپکی مساعی جمیلہ' نالۂ نیم شبی اور دعائے وقت سحر کا رہین احسان ہے ــــ مناظرہ میں فریق ثانی یعنی حضرت مولانا قاضی شمس الدین حال گوجرانوالہ نہ صرف رسمی علوم اور مکتبی تعلیم کے ماہر ہیں بلکہ انہیں بلاشبہ استاذ العلماء کا رفیع مقام حاصل ہے انکی تمام عمر رسمی علوم عربیہ کے پڑھنے پڑھانے میں بسر ہوتی رہی ہے اور انکے تلامذہ کا حلقہ بڑا وسیع ہے۔ آپ مسلکی اعتبار سے حنفی اور علمی نسبت سے دیوبندی ہیں ــــ

Marfat.com

حق یہ ہے، دونوں بزرگوں میں علمی صلاحیت اور علوم عربیہ سے واقفیت میں اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ خود اُن کے اپنے ناموں سے ظاہر ہے یعنی شمس الدین (دین کا آفتاب) اور چراغ دین) (دین کا چراغ) یا کم و بیش۔

(۲) بایں ہمہ۔ مؤقف کے اعتبار سے چونکہ استاذِ گرامی مولانا چراغ دین صاحب مضبوط فکر کے حامل ہیں اور قاضی شمس الدین صاحب نہایت کمزور پہلو کی طرف سے مدافعت کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ قاضی صاحب جواب میں کئی مقام پر لڑکھڑا گئے۔ مدافعت میں انتہائی کم وقعت۔ استدلال یا مدافعت میں ایسا انداز جس سے مزید شکوک پیدا ہوں۔ مناظرہ سے فرار کے لئے غیر متعلق ابحاث کچھ غیر حقیقی الزام تراشیاں۔ غم و غصہ کا بے جا اظہار اور بالآخر چپ تعون بالکل فرار جبکہ مولانا نے قاضی صاحب کی طرف آٹھ خط ارسال فرمائے ہیں ـــــــ

۳۔ حضرت مولانا چراغ دین صاحب مدظلہ العالی، اگرچہ عربی زبان سے براہِ راست کسبِ فیض نہیں کر سکتے تاہم حقیقت و سچائی اور حقانیت و واقعیت پر مبنی مسلکِ اہلِ حدیث کے حامل ہونیکی وجہ سے آپ نے کتاب و سنت سے تقلید کی تغلیط پر ایسے زبردست اور مضبوط تحریری دلائل پیش کئے کہ قاضی صاحب بایں علم و فضل مؤقف کی کمزوری کی وجہ سے سخت بوکھلاہٹ میں گرفتار ہیں نیز اور بھی چونکہ علوم کتاب و سنت سے مالامال ہو چکی ہے اس لئے آپ کا مطالعہ دینی بھی ما شآ اللہ کافی لٹریچر پر حاوی ہے نیز کتاب و سنت کے بے لوث خادم ہونیکی وجہ سے بتوفیق موہبتِ الٰہی آپ کا اسلوب تحریر پختہ، شگفتہ اور اپنے مؤقف و حد تک محدود رہا ہے۔ مثلاً آپ کا ایک ہی سوال ہے کہ تقلیدِ شخصی کا مفہوم سمجھایا جائے اور ہر خط میں صرف اسی نقطہ کو ملحوظِ خاطر رکھا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کی دلیل کیا ہے؟ ـــــــ اسی کے جواب میں قاضی صاحب نے شخصی کو سرے سے گول کر دیا ہے اور مطلق تقلید کی مدح سرائی فرمانے لگے حالانکہ شخصی

24205

Marfat.com

تقلید کے وجوب واثبات کے لئے ان کی نسلیں ختم ہو رہی ہیں اور اسی عنوان سے حضرات احناف مدت ہائے دراز سے گوہر افشانی فرما رہے ہیں مگر طلب دلیل نے مؤقف سے رجوع پر مجبور کر دیا ہے۔

پہلے ہی خط میں رقمطراز ہیں " جو آپ نے نئی بحث شخصی اور غیر شخصی کی چھیڑ دی ہے ــــ گویا تقلید شخصی سرے سے کوئی مسئلہ ہی نہیں! نہ آجتک پیدا ہوا نہ کسی حنفی کو اس کا دعویٰ ہے اور نہ احناف کا تقلید شخصی سے کچھ واسطہ یہ بحث مولانا چراغ دین صاحب نئے سرے سے چھیڑ رہے ہیں ــــ یا للعجب جس امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کے لئے ان حضرات کی زندگیاں نیز حیات دزلیست کی تمام تگ و تاز، مساعی و عمل کی تمام جدوجہد اور ارباب مذاہب کی تمام ترکتازیاں وقف تھیں اس تقلید شخصی سے بایں الفاظ پیچھا چھڑا رہے ہیں کہ آپ نے پوچھا کہ امام ابو حنیفہ کی تقلید شخصی کا وجوب ثابت کرو ــــ (فرمایا) میں ساری امت محمدی کے لئے ابو حنیفہ کی تقلید واجب ہی نہیں سمجھتا۔ ثابت کیا کروں ۔رقعہ ۵ ــــ چہ خوش گفتی ؟ گویا قاضی صاحب ساری امت کے لیے امام ابو حنیفہ کی تقلید واجب نہیں مانتے ــــ مگر اپنے لئے تو واجب مانتے ہیں اور اسی وجوب کی آپ سے دلیل طلب ہو رہی ہے۔ ساری دنیا سے تو مولوی صاحب بھی وجوب کے طالب نہیں ہیں ــــ یا قاضی صاحب کو اپنی ذات سے بھی شخصی تقلید کا انکار کرنا پڑے گا ورنہ اپنی حد تک ہی وجوب تقلید کو شخصی ثابت کریں۔

مگر قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں کہ قاضی صاحب نے اپنی تحریرات میں جہاں تقلید شخصی کا انکار فرمایا ہے وہاں مطلق تقلید کی حمایت سے بھی دستکش ہو گئے ہیں ــــ للّٰہ الحمد

۴۔ الحمدللہ تقلید چونکہ غیر فطری عمل ہے اور حقائق ثابتہ سے اس کا قطعاً تعلق

Marfat.com

نہیں لہٰذا قاضی صاحب اس موضوع پر مولانا کے ہمنوا ہوتے جا رہے ہیں۔ فرماتے ہیں ــــ کہ کتنی ہی مثالیں ہیں کہ ان میں فتویٰ ہم حضرت امام ابو حنیفہ کے قول پر نہیں دیتے ــــ رقعہ نمبر ۲ ــــ قاضی صاحب کا یہ ارشاد اسی حقیقت کی ترجمانی ہے کہ تقلیدِ شریعت کی روح اور فطرتِ اسلام کے خلاف ہے ورنہ ایسی مثالیں پیش کرنے کی ضرورت نہ تھی جب امام صاحب کے کچھ اقوال مشائخ احناف کے نزدیک بھی قابلِ تسلیم نہیں تو حق یہ ہے کہ تقلید سے انکار کے لیے کسی اور لفظ کی ضرورت نہیں یہی الفاظ اس کے لیے بالکل کافی ہیں۔ کیونکہ تقلید کی تعریف یہ ہے قبول قول الغیر بلا دلیل) مگر اگر بقول قاضی صاحب حدیث پاک اور دلائل کے لحاظ سے جو راجح ہو اس کو لے لیتے ہیں۔ رقعہ نمبر ۱۔ تو یہ سراسر تقلید کے منافی ہے۔ یہی مسلک اہلِ حدیث کا ہے اور اسی کے مدعی اور داعی ہیں وہ جنہیں حنفی غیر مقلد کی گالی دے کر خوش ہو لیتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ اہلِ حدیث مکتبِ فکر اور اصحاب الرائے میں ابتداء سے تا ایں دم یہی اختلاف رہا ہے کہ اہل الحدیث، حدیث اور قرآن کے جلی اور خفی دلائل کی بنیاد پر ہی مسائل کا حل چاہتے ہیں اور حدیث کی موجودگی میں کسی اور کی رائے کی اہمیت نہیں سمجھتے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ کسی کا یہ حق تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں کہ شریعت کی وہ تعبیر بالکل صحیح یقینی اور درست ہے جو بھی کسی دیگر شخص نے بیان فرمائی۔ اس زمرے میں ائمہ اربعہ بھی شامل ہیں۔ دین کی وہ تشریح جو کسی بھی صاحب فکر و اجتہاد نے کسی مسئلہ میں ارشاد فرمائی ہوگی۔ اسے تسلیم کرنے سے پہلے یہ تسلی کر لی جائے کہ کتاب و سنت میں سے اس کا تعلق کس سے ہے یہ طریق فکر اہل حدیث کا طرۂ امتیاز ہے اور ائمہ اربعہ رحمہم کا بھی یہی مسلک تھا۔ چنانچہ حضرت امام ابو حنیفہ کا قول قبل ازیں گزر چکا ہے ــــ جبکہ حنفی و دیگر مقلدین صاحب اجتہاد،

Marfat.com

بزرگوں کی دین فہمی، صائب فکری اور سلامتی استدلال پر اسی درجہ اعتماد کے قائل ہیں کہ گویا ان سے خطاء کا تصور ہی غلط ہے اور اجتہادی مسائل میں ہمیں ان سے دلیل طلب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے نیز امام کی اتباع ہم پر واجب ہے۔ یہی نظریہ تقلید ہے حالانکہ مجتہد کے بارہ میں ان کا اپنا اصول ہے کہ المجتہد یخطی و یصیب کہ مجتہد سے بھی خطا سرزد ہوسکتی۔ ہاں یہ درست کہ مجتہد کو اسکی خطا پر بھی ثواب ملے گا مگر اس خطا کے خطا واضح ہو جانیکے بعد عمداً عمل پیرا ہونیوالے عذاب کے مستحق ہیں۔

قاضی صاحب مندرجہ بالا دونوں طریق فکر میں سے کس کو مستحسن قرار دے رہے ہیں۔ ناظرین باانصاف بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ آپ کے الفاظ دوبارہ پڑھنے ہونگے کہ

ہمارے منصف علمائے کرام کا پہلے سے طریق کار رہا ہے کہ حدیث پاک اور دلائل کے لحاظ سے جو راجح ہو اس کو لے لیتے ہیں۔ رقعہ نمبر ۲ —— حق یہ ہے کہ مولانا چراغ دین صاحب مدظلہ کے متین اور سنجیدہ سوال نے قاضی صاحب کو مجبور کر دیا ہے۔ اسی بنا پر پہلے شخصی تقلید کا انکار کیا اور اس شخص کو احمق قرار دیا جو صرف امام ابو حنیفہ کی تقلید کو واجب قرار دیتا ہو۔ رقعہ نمبر ۳۔ گویا تقلیدِ شخصی کا وجود ختم بعد ازیں دلائل سے مجبور ہوکر اور کتنی ہی ٹھوکریں کھاکر مجبوراً تحریر کرنا پڑا کہ منصف علمائے کرام الخ —— گویا قاضی صاحب حق کے سامنے سرنگوں ہوگئے ہیں اور طریقِ اجتہاد نہ صرف اپنا راستہ بتاتے ہیں بلکہ اسے انصاف کی راہ قرار دے رہے ہیں —— دراصل قاضی صاحب حق کو مجبوراً تسلیم کر لینے میں مشہور ہیں شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب سے تراویح پر مناظرہ ہوا تو بڑی ہزیمت کے بعد تسلیم کیا۔ القول الفصیح صفحہ ۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ آٹھ رکعت سنت ہیں صرف یہی نہیں بلکہ حنفیہ کرام سب کا یہی مسلک بتایا —— تمام اکابر احناف اور بالخصوص گکھڑوی اسلوبِ فکر کے علی الرغم عقیدہ حیات الانبیاء میں اہلِ حدیث

Marfat.com

کی اتباع کی اور اسی حق پرست جماعت میں شمولیت فرمائی - ہاں دلائل کے ہاتھوں مجبور ہوکر
(۵) مگر افسوس کہ قاضی صاحب آخر پہ پھر گڑبڑا گئے اور اس خیال سے پریشان !
کہ میں حنفی ہو کر کیا لکھ آیا ہوں ! اور واقعہ یوں ہوا کہ مولانا چراغ دین مدظلہ نے سوال کیا
کہ قاضی صاحب آپ تو عالم ہیں اور عالم کیلئے بقول شما تقلید واجب نہیں تو آپ کیا ہوئے؟
——— فرماتے ہیں کہ عالم ہونے کے بعد جب یہ مزید واضح ہوگیا کہ قرآن وحدیث کے
لحاظ سے ابو حنیفہ کا مذہب راجح ہے تو اسے کیسے چھوڑ دوں - رقعہ ۵ ———
مولانا کے انداز سوال ——— نے قاضی صاحب کو گھبراہٹ و پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے
اصل میں پٹتی اور اپنے ہی ہاتھوں دفن کی ہوئی تقلید کے لوح مزار پر قاضی صاحب
مرثیہ کا کتبہ تحریر فرما کر اپنے احساس محرومی کو کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ———
سوال دو ہیں ! حضرت ابو حنیفہ کا مذہب راجح ہو یا مرجوع ——— جب آپ عالم ہیں
تو مقلد نہ ہوئے ——— عالم ہونے نے آپ کو دائرہ تقلید سے نکال باہر کیا ہے ———
قاضی صاحب کا جواب کافی ہے نہ معقول ——— سوال گندم جواب چنا کے مترادف ہے
آپ کے عالم ہونے اور تقلید کو مذہب راجح اور مرجوع سے کیا نسبت و علاقہ ہے
ودم حضرت قاضی صاحب نسیان کے شکار ہوگئے - اگر امام ابو حنیفہ کا مذہب اتنا ہی
راجح ہوتا جتنا اب حافظہ میں آرہا ہے تو - رقعہ نمبر ۲ پر نمبر وار نشان لگا کر اور نام لیکر
وہ فہرست کیوں پیش فرماتے جو امام ابو حنیفہ کے فتوے قطعی چھوڑ دینے کے قابل بتاتی ہے
اور مزید کتنی ہی مثالیں ہیں جو مشائخ حنیفہ کرام ابتدار سے فقہ حنفی کی جزئیات کو چھوڑتے
آئے ہیں نیز بقول قاضی صاحب رقعہ ۲ وہ متعصب اور جاہل غیر مقلد ہیں جو جھوٹا
الزام لگاتے ہیں کہ حنفی امام ابو حنیفہ کا قول نہیں چھوڑتے ———
آخر میں قاضی صاحب آفرین! اپنی ہی تحریر کی آبرو کا خیال کیا ہوتا ——— ابھی مثالیں
گن گن کے بتا رہے ہیں کہ فلاں فتویٰ بھی چھوڑا - امام کا فلاں قول بھی ناقابل تسلیم اور
فلاں مسئلہ بھی ہم قبول نہیں کرتے ——— اور نہ مشائخ کرام نے ہی انہیں کبھی مانا نیز

Marfat.com

ان مسائل میں فتاویٰ کے لیئے غیروں کے آستانوں پر جبہہ سائی اور ناصیہ فرسائی کرتے نظر آتے ہیں ——— اور ابھی (امام کا مذہب راجح ہے میں کیسے چھوڑ دوں)

رقعہ ۵ للعجب! ——— مولانا چراغ دین مدظلہ کے سامنے طفل مکتب کی طرح پہلو و رنگ بدل رہے ہیں۔ کبھی کچھ جواب اور کبھی اسکا بالکل متناقض اور متضاد۔ اور مولانا ہیں کہ ایک وسیع تجربہ کار اور ماہر فن کار کی طرح قاضی صاحب کا پیچھا کر رہے ہیں ——— حق یہ ہے کہ قاضی صاحب حواس پر قابو برقرار نہیں رکھ سکے۔ سچ ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اکھڑ اکھڑ جاتے ہیں۔ قاضی صاحب نے امام صاحب کے کتنے ہی مسائل فتاویٰ اور اقوال کو ناقابل تسلیم ٹھہرا کر باقی ماندہ سب مسائل کو بھی مشکوک بنا ڈالا فللّٰہ الحمد وہی بات جو ہم اور شاہ ولی اللہؒ مدت سے کہہ رہے تھے مگر مانی نہیں جاتی تھی گھر کے آدمی کے ہاتھوں تمام ہوئی۔

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

۶۔ قارئین کرام آپ کا لطف تو اس وقت دوبالا ہوگا اور سرمستی سے جھوم اٹھیں گے جب مولانا صاحب کے اپنے ہر خط میں قاضی صاحب سے یہ سوال پڑھیں گے کہ آپ عالم ہیں یا مقلد ——— یہ سوال دراصل قاضی صاحب کی ایک پیش کردہ آیۃ اور اسکی تشریح جو تقلید کے وجوب کے سلسلہ میں ارشاد فرمائے ہیں پر اٹھایا گیا ہے قاضی صاحب کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔ رقعہ ۲ نص قرآن کریم سے جاہل پر تقلید اہل علم کی واجب ثابت ہوتی ہے بلفظہٖ اس عبارت میں اس بات کی واضح نشان دہی موجود ہے کہ اہل علم پر تقلید واجب نہیں بلکہ تقلید جاہل و بے علم پر واجب ہے گویا صاحب علم رہنما ہونگے اور جاہل مقلد ——— بس اسی قاعدہ پر سوال اٹھایا گیا ہے کہ آپ عالم ہیں کہ مقلد ——— قاضی صاحب ان دو باتوں میں سے کوئی بھی برملا نہ کہہ سکے۔ کیونکہ اگر عالم بنتے ہیں تو عمر بھر کی کمائی بلکہ باپ دادا کی میراث سے تہی دستی و محرومی اس لیئے کہ ایک پکے حنفی کے لئے کتاب و سنت، دین و ایمان

Marfat.com

تقلید نہ ہوئی تو ـــــــــ اور دنیا و عقبیٰ ہر شے سے تقلید امام ابو حنیفہ عزیز ہے
اکمل المحرومین ٹھہرا ـــــــ اور اگر قاضی صاحب مقلد بنتے ہیں تو جاہل ہونے کی سند،
بے عملی کا داغ، بے خبری کی رسید اور جہالت کی مُہر ان کے ماتھے پر چپک جاتی ہے
لہٰذا نہ عالم بنتے بنتی ہے نہ مقلد ـــــ جائیں تو جائیں کہاں! منہ چھپانے کو جگہ نہیں ملتی
ــــــ اور مولانا چراغدین مدظلہٗ ہیں کہ ہر خط میں مسلسل سوال کر رہے ہیں کہ قاضی صاحب!
آپ تو قاضی ہیں اور فیصلہ آپ کے ہاتھ ہیں۔ جواب دیجئے۔ دفعہ ۸ میں تو تمام دفعہ جات
کا حوالہ دینے کے بعد جب قاضی صاحب کے جواب سے مایوس ہو جاتے ہیں تو طنطنہ سے ایک
شعر لکھتے ہیں اور وہ اُن کا حق ہے کہ مردِ میدان اور فاتحِ تقلید جو ٹھہرے۔

؎ نہ رکھ دلیل کی کچھ سند اس پہ اڑتے ہو؛ عجب دانا مقلد ہو کہ بے ہتھیار لڑتے ہو۔

واقعتاً اگر قاضی صاحب کے پاس تقلید کے حق میں کچھ کہنے کو ہوتا تو خاموش ہو جانے کی بجائے
طنطنہ کا جواب ہمہمہ سے دیتے آخر ان دوستوں کی عادت ہے کہ زلزلہ کا جواب دھماکہ سے
دیتے ہیں مگر معلوم ہوا کہ قاضی صاحب کے پاس نہ تقلید کے لئے کچھ دلائل ہیں اور نہ اپنے
آپ کی خبر کہ مقلد ہیں کہ عالم۔ اصل میں قاضی صاحب ایک گرداب، دلدل، بھنور، کیچڑ
اور مخمصے میں پھنس گئے ـــــــ حالانکہ نہ آیت کا تقلید سے کوئی تعلق ہے نہ آیت تقلید
کے لئے نازل ہوئی ورنہ تقلید تین صد سال کہاں روپوش اور غائب رہی۔ یہ بھی کوئی شیعوں
کا امام غائب ہے کہ وہ قرآن سمیت غائب اور یہ فساد سمیت روپوش؟ تقلید تو تین صدی
بعد نکل کھڑی ہوئی مگر وہ نہ جانے کب تک غائب رہتا ہے۔ کیا قاضی صاحب بتا
سکتے ہیں جو آیت تقلید کے لیے نص کا درجہ رکھتی ہے۔ تین سو سال اس پر عمل کیوں نہ ہوا
آخر اس پر آپ نے فیصلہ محفوظ کیوں رکھا ہے۔ باقی رہا کسی آدمی کا کسی دوسرے سے
کوئی سوال تو اس کی فطری طور پر ضرورت ہے اور "فوق کل ذی علیم" سے انکار غلط محض
اور ناقابلِ تسلیم! مگر اس کا تقلید سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ کسی عالم سے سوال کرنا اس
کی شخصیت سے نہیں اس کے علم سے ہے اور علم دلیل ہے جبکہ تقلید خلاف دلیل اور

Marfat.com

بلا سند ہے۔ یہ علم سے قطعاً کوئی تعلق نہیں رکھتی ــــ قاضی صاحب نے اپنے ہر رقعہ میں اس آئت کے مزعومہ مندرجات اور خود تراشیدہ مفہوم کو بیان کیا ہے۔ مگر اتنا بھی نہ جان سکے کہ عالم اگر جانتے ہیں تو علم کو ہی جانتے ہیں اور علم کی بات بتانا نہ ان کا اپنا قول ہے اور نہ تقلید۔

؎ بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ؛ جو چیرا تو اک قطرۂ خوں بھی نہ نکلا

۷۔ ناظرین گرامی قدر۔ آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ قاضی صاحب کا ہر خط زبردست جھنجھلاہٹ اضطراب قلبی اور پریشان خاطری کا مرقع ہے۔ آپ کے پاس اس تقلید کے حق میں تو چار لفظ بھی نہیں جس کے متعلق مولانا ہر خط میں استفسار پر اصرار فرما رہے ہیں مگر غیر متعلق مسائل نیز طعن و تشنیع اور غم و غصہ کا اظہار ہر خط میں ضرور عیاں ہے جو بلا جواز ہی نہیں غیر اخلاقی بھی ہے۔

مثلاً (۱) فرماتے ہیں کہ جس شخص نے ساری عمر چھپ کر سنتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی میں بسر کرنی ہو وہ موجودہ زمانہ کا غیر مقلد بن جائے رقعہ نمبر ۲ (۲) فرماتے ہیں کہ جس شخص نے ساری عمر سنتِ نبیؐ کے خلاف چھپ کر گذارنی ہو اور حدیث کا چور بنا ہو وہ موجودہ زمانہ کا اہلِ حدیث بن جائے رقعہ نمبر ۵۔

قاضی صاحب اہلِ حدیث حضرات کثرھم اللہ کے خلاف اپنے غم و غصّہ کے اظہار میں شعلہ بار ہو رہے ہیں۔ آنکھیں سُرخ اور ہونٹ کپکپا رہے ہیں۔ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اس کے دلائل نہیں لہٰذا کیمبلپوری اخلاق اور قاضیانہ اندازِ فکر کا مظاہرہ فرما رہے ہیں کہ شاید اس گوہر افشانی اور گل ریزی سے مسئلہ تقلید کا وجوب ثابت ہو جائے۔ میں نے مولانا چراغدین مدظلہ کے خط نمبر ۲ کا حرف حرف پڑھا۔ دوبار سہ بار پڑھا کہ آپ نے وہ کون سی غیر معمولی دل آزارانہ بات رقم فرما دی ہے کہ قاضی صاحب آپے سے باہر اور لال پیلے ہو رہے ہیں کبھی حدیث چور

Marfat.com

اور سُنّت کی خلاف ورزی کرنیوالے اور کبھی اہلحدیث اور غیر مقلد نیز موجودہ زمانے کے! گویا پہلے زمانے کے غیر مقلد ایسے نہ تھے۔ وغیرہ وغیرہ فرما رہے ہیں۔ والدین نے مولانا کے پورے دو صفحے کھنگال دیئے۔ ایک لفظ بھی ایسا مشتعل کرنیوالا یا گستاخانہ نہ ملا بلکہ ایک ایک لفظ پورے ادب واحترام سے اور اخلاقی حدود میں رہ کر لکھا گیا ہے۔ تمام خط میں قاضی صاحب کے لئے وہ دست بدعا ہیں۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ آخر قاضی صاحب اسقدر بپھر کیوں رہے ہیں کہ بے نقط سنانے پہ آگئے ہیں

—— میں اس حقیقت کا برملا اظہار چاہتا ہوں کہ حنفیّت چونکہ اول تا آخر بے سند بلا دلیل، محض آرائے بندگان اور بالکل بے سروپا من گھڑت مسائل اور کتاب و سنّت کے خلاف محض مفروضوں کا نام ہے ورنہ قاضی صاحب کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کا ایک ہی باسند قول پیش کریں۔ امام صاحب کا ایک لفظ بھی دنیا میں موجود نہیں ہے کس کی تقلید کرتے ہو؟ کتابوں کے اس انبار کے متعلق تو مدّت ہوئی شاہ ولی اللہ کہہ گئے کہ سب یار لوگوں کی ٹھیک بندیاں ہیں جو امام ابوحنیفہ کے نام منسوب ہیں اور اہلِ حدیث کی کاوشوں اور سعی وعمل سے زمانے میں کہیں بھی منہ دکھانے کے قابل نہیں رہی اور حجروں میں دبک گئی ہے —— لہٰذا قاضی صاحب اس اندرونی تکلیف کی وجہ سے اہل حدیثوں پر برستے رہتے ہیں۔ قاضی اور گکھڑوی خاندان کو حنفیّت کے عدمِ تحفظ کا احساس کچھ زیادہ ہی لاحق ہے اس لیئے یہ ہذیانی اور جنونی کیفیت سے دوچار ہوگئے ہیں —— مولانا استاذ العلماء لکھتے ہیں اور وہ جواب میں دشنام طرازی بہتان تراشی اور کھلی گالیوں سے نوازتے ہیں —— یاللعجب

؎ اے شیخ گفتگو کچھ تو باحیا چاہیئے۔

اور بعد ازاں ایک لمبی فہرست جو تقریباً گیارہ بے سروپا الزام تراشیوں لن ترانیوں پر مشتمل ہے۔ داغ دی۔ آپ رقعہ نمبر ۵ سے ملاحظہ فرما سکتے ہیں اِن میں کیسی قدر قلبی اضطراب اور بے چینی کا اظہار؟ —— قاضی صاحب کی اخ

Marfat.com

غالباً انہیں ہی مسئلوں میں متبع سنت مسائل، یہ فہرست بہت مختصر ہے۔ ہونے کا دعویٰ ہوگا —— حنفی اور متبع سنت؟

ے ایں خیال است و محال است و جنوں —— اہلِ حدیث اور احناف کے میان جو مختلف فیہ مسائل چلے آرہے ہیں۔ ان تمام میں احادیث کی بنیاد پر ہی تو احناف سے اختلاف کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ بعض الناس حنفیوں نے اپنی من گھڑت لا ابالیوں۔ لن ترانیوں اور خود تراشیدہ قیاسی مسائل میں حدیث کو پامال کرنے کی لاحاصل سعی کی ہے۔ مدتوں یہ مسائل میدانِ مناظرہ کی زینت بنے۔ قلم و قرطاس کے منہ آئے اور کتابوں کے پیٹ میں اتر گئے —— اب تک آپ کے ذمے اتنا ادھار ہے کہ اگر ڈکار نہ جاؤ تو تمہیں ان مسائل کا نام لیتے ہوئے شرم آنی چاہیئے تھی۔ حقیقت الفقہ مولانا محمد جونا گڑھی رحمۃ اللہ کا سلسلۂ محمدیہ سید نذیر حسین رحمۃ اللہ علیہ کی معیار الحق وغیرہ وغیرہ۔ علاوہ ازیں مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تمام زندگی کی کد و کاوش و مساعی اور احناف کا قاطبۃً انکے مقابلے سے نہ صرف کترانا بلکہ حجروں اور نہ خانوں میں روپوش ہو جانا کیا اس بات کی کھلی علامت نہیں کہ حنفیوں کی من گھڑت قیاس آرائیوں کو حق کی ایک ہی ضرب اور حدیث کے اعجاز نے پا بجولاں اور مہر بلب کر دیا تھا۔

ہم جانتے ہیں کہ جستجو اور تلاش بسیار کے بعد احناف کو اپنے مفیدِ مطلب چند منقطع مراسیل، ضعاف اور موضوع لا اصل لہٗ قسم کی احادیث میسر آگئی ہیں انکو سر پہ اٹھا کر یہ بخاری اور مسلم کی متفق احادیث کا مقابلہ کرنے نکلے ہیں۔ اناجیل اربعہ کی دریافت اور احناف کی اس جستجو میں قطعاً کوئی فرق نہیں ہے۔ اشارۃً ہم اس سے قبل بھی کچھ عرض کر چکے ہیں اور آئندہ اس موضوع پر مستقل قلم اٹھانے کا ارادہ ہے۔ سر دست مولانا عبدالحی لکھنوی کا حاشیہ ہدایہ اور حافظ ابنِ حجر عسقلانی کی درایہ فی تخریج احادیث ہدایہ کا مطالعہ از حد مفید ہوگا —— المنقطع حجۃ عندنا —— کا مدہوشانہ اور جاہلانہ نعرے لگانے والے اہل حدیث کے منہ آنے لگے گویا ہیرے و جواہرات کے مقابل اپنے دامن میں کوئلے

بھرے اور اسے سیاہ کرنیوالے اہلِ حدیث کی برابری کا دعویٰ کریں اور اپنی قسمت پر ناز۔
العجب ؎ محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی۔

ہم قاضی صاحب سے برملا کہتے ہیں کہ "ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں"
شخصی تقلید کے موضوع پر آپ نے جو ہمالیہ سر کر لیا ہے اس کے بعد آپکے اپنی پسندیدہ موضوعات پر یکے بعد دیگرے سخن آرائی ہو جائے تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ آپ تحقیق کے کتنے پانی میں ہیں۔ ڈوب کر مر جانے کا مقام تھا کہ استادِ گرامی شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب چوک نیائیں کے سامنے مسئلہ تراویح پر القمہ فی لما واسنہ فی الیہا۔ ہو کر تسلیم کرنیوالا کہ "میں مانتا ہوں میری جماعت حنفیہ کرام مانتی ہے کہ تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں۔ (القول الفصیح صفہ ۵) " اہلِ حدیث کو الزام دے رہا ہے کہ اہلِ حدیث حضرت عمرؓ کی تقلید میں بیس رکعت تراویح نہیں پڑھتے۔ حضور علیہ السلام کی سنت آٹھ رکعت تسلیم کرنے کے بعد کوئی بے غیرت دشمن صحابہ ہی یہ باور کرے گا کہ حضرت عمرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی اور بیس کا حکم دیا ہوگا۔ جبکہ مؤطا امام مالک میں حضرت عمرؓ کا بالکل صحیح و صریح حکم گیارہ رکعت موجود ہے۔ کسقدر دیدہ دلیری جراٗت مجرمانہ اور باغیانہ جسارت ہے کہ پہلے حضرت عمرؓ پر یہ بہتان کہ بیس رکعت نماز آپکی سنت ہے اور بعد ازاں خود ایجاد کردہ الزام کی بنیاد پر اہلِ حدیث کو مطعون کریں کہ حضرت عمرؓ کی سنت پر عمل نہیں کرتے۔ یارو! اس قدر بھی کوئی بے ہمتی بے مروتی اور سینہ زوری ہوگی کہ حضور علیہ السلام کی سُنّت آٹھ رکعت تسلیم کرتے ہوئے بھی عاملین بالسنۃ کو حدیث چور اور چھپ کر سنّت کی خلاف ورزی کرنے والے کہا جا رہا ہے نہ انکے ہاں اپنے قلم کی آبرو نہ خدا نہ خلق خدا کا ڈر۔

بفرضِ محال اگر حضرت عمرؓ سے کہیں کوئی ایسا فعل صادر ہو ہی جاتا ہے جو سنّت نبوی علی صاحبہا السلام کے نادانستہ خلاف واقع ہو تو کیا حضرت عمر کی سنت قابلِ عمل اور سنّت نبوی ترک کر دینے کے قابل ہوگی۔ اللعجب یہ تو آپکے دستخطوں سے بھی ظاہر

امر ہے کہ حضور علیہ السلام کی تراویح آٹھ رکعت ہیں اب اہل حدیث اس لیے بھی قابل مذمت و ملامت نیز حدیث چور ٹھہریں کہ نبی علیہ السلام کی سنّت ثابتہ پر عمل کیوں کرتے ہیں اسے شیخ کچھ تو خدا لگتی کہیئے۔۔ قاضی صاحب! مریدوں کے جھرمٹ طلبا کی نغمہ نیاں سامعین کی واہ وآفریں بادیاں اور قلم کی نازک اندامی میں بڑا فرق ہے اسے سنبھالتے ہوئے خود بھی سنبھل جانا چاہیئے کہ قلم کبھی ذلت و رسوائی کے تیر و نشتر سے دو چار کر دیتا ہے۔

سنبھل کے رکھنا قدم دشتِ خار میں مجنوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی سُنّت بیں تقابل، قرآن مجید کی آیات میں باہمی تعارض حدیث ثابتہ، صحیحہ کی موجودگی میں منقطع اور ضعاف سے استناد، حدیث کو تسلیم کرتے ہوئے بھی محض تقلید کی بنا پر اس سے انکار صرف حنفیوں کے نامۂ اعمال میں بدنما اور سیاہ داغ ہیں دنیا میں اور کوئی بھی مکتبِ فکر ایسی مکروہ و قبیح اور بدترین جسارت کا مرتکب نہیں پایا گیا ـــــ لکن نحن مقلدون یجب علینا تقلید امامنا ابی حنیفہ اسی مسخ شدہ فطرت اور خود ساختہ شریعت کی آئینہ دار ہے۔ اعاذنا اللہ منہا

قاضی صاحب کی تمام الزام تراشیاں اسی ضمن میں آتی ہیں۔ ان کی پرکاہ کی حیثیت اور وزن نہیں۔ سینکڑوں بار ان مسائل پر طبع آزمائی ہو چکی ہے اور کتابیں ان مضامین سے بھری پڑی ہیں۔ مزید سخن سازی اور قلم آرائی محض تحصیلِ حاصل معلوم دیتی ہے ورنہ قاضی صاحب سے پوچھا جا سکتا ہے کہ قربانی کے سلسلہ میں تیرہ تاریخ کا انکار کرنیوالو! بتاؤ کہ اگر حضور علیہ السلام نے ۱۳ کو قربانی نہیں کی تو بارہ تاریخ کو کب کی۔ اگر تیرہ تاریخ کا اس بنیاد پر انکار ہے کہ عملاً حضورؐ نے اس تاریخ کو ذبح نہیں فرمایا تو آپکو گیارہ اور بارہ کا بھی انکار کرنا ہوگا۔ کیونکہ عملی اعتبار سے آپ سے صرف دس تاریخ ثابت ہے۔ قاضی صاحب منیٰ کے سارے کام تو چار دن جاری رہیں (۱) منیٰ میں قیام (۲) کنکریاں مارنا (۳) روزہ کا حرام ہونا۔ کیا وجہ ہے کہ ایامِ منیٰ کا ایک صرف یہی

Marfat.com

عمل تقلیدی ذہنیت کا شکار ہو گیا ۔ اسے ایام منیٰ کے چہار گانہ اعمال سے الگ کیوں کیا گیا ـــــــ کیا یہ الفاظ ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہیں ۔

کل منیٰ منحر و کل ایام التشریق ذبح ۔ زاد المعاد ج اوّل حضرت جابر نبی اکرم سے یہ الفاظ نقل فرماتے ہیں کہ تیرہ ۱۳ تاریخ تک قربانی ہو سکتی ہے ۔ اسی طرح مسلم شریف کی ایک حدیث کی دلالت بھی بالکل یہی ہے ۔ ہم نے اپنے رسالہ میں بالتصریح بیان کی ہے ـــــــ قاضی صاحب! تیرہ تاریخ کو قربانی جائز رکھنے والے اہل حدیث اگر ان حدیثوں پہ عمل پیرا ہوں اور انہی حدیثوں کی بنا پر اسے جائز قرار دیتے ہوں پھر بھی وہ حدیث چور ـــــــ اور آپ کے پاس سوائے تقلیدی عمل کشید اور ایجاد بندہ کے کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی آپ متبع سُنّت ـــــــ حیرت ہے یارو!

میں نہ لکھنے کی خواہش کے باوجود تاسفاً ان الفاظ کو لکھنے پہ مجبور ہو گیا ہوں ـــــــ یوں سمجھئے کہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کی یہ ایک صورت پیدا ہو گئی ہے اور یہ تمام جملے اس حیرت کی بنا پہ زبانِ قلم پہ آ گئے ہیں کہ جو لوگ حدیثِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ازل اور روزِ آفرینش سے تہی دامنی، کوتاہ دستی، کور بینی، محرومی اور حرماں نصیبی کا شکار رہے ہیں وہ انہیں طعنہ دیں جنہوں نے اس دنیا میں اپنا سب کچھ گنوا کر اگر کچھ پایا ہے تو یہی حدیثِ مصطفےٰ سے وابستگی، اس سے محبت، شیفتگی اور اس کی خدمت اور والہانہ پیار نیز صرف اسی پہ عمل اور اس کے ہر مخالف سے ٹکراؤ ـــــــ دنیا کی تاریخ بالخصوص ہندوستان کا ذرہ ذرہ گواہ ہے کہ اہلِ حدیث کو اس کی اشاعت کے لیے کن کٹھن وادیوں اور خارزاروں سے گزرنا پڑا ـــــــ جبکہ مدرسہ دیو بند صرف اس حدیثی یلغار کو روکنے کے لیے عین اس وقت بنایا گیا جب ہندوستان میں اہل حدیث اپنے خون کے نذرانے پیش کر رہے تھے اور اٹھارہ سو ستاون ۱۸۵۷ء کی قیامت خیزی اپنے جوبن پہ تھی ـــــــ مولانا یحیٰی علی اور جعفر تھانیسری انگریز دشمنی میں تختۂ دار کو بوسہ دے رہے تھے اور بانیانِ دیو بند اسی دیو بند کی مجسٹریٹی کے مزے اڑا رہے تھے اور دہلی یونیورسٹی کے لیکچرار بھی . . . .

Marfat.com

؎ نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی ۔

آخر میں ہم قاضی صاحب سے بلا جھجک التجا کریں گے کہ اگر آپکو ان مسائل میں سے کسی مسئلہ حنفیت کی حقانیت کا پختہ یقین ہے تو قلم و قرطاس حاضر ہے اور مولانا حافظ مدین مدظلہ العالی آپکی خدمت کے لیے موجود ا جب فرمائیں کسی مسئلہ پر گفتگو ہو سکتی ہے مگر اس انجام کے بارے میں مجھے کوئی شک و ارتیاب نہیں کہ آپ اپنی حقانیت صرف اسی قدر ثابت کر سکیں گے جو آپ نے تقلید کے سلسلہ میں حنفیت کی مذمت کی ہے یا شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کے مقابلے میں تراویح کے متعلق حنفیت کی ترجمانی۔ نیز ادب و احترام سے پیش آنیوالوں سے درشتی نہیں پیار و محبت کا اظہار ہونا چاہیے یہ جو کچھ ہوا جواب آں غزل کی صورت ہے ۔

؎ رکھنا غالب مجھے اس تلخ نوائی پہ معاف

بشیر الرحمٰن بن محمد حسین نور پوری عفی عنہ
(فاضل السنۃ شرقیہ)

Marfat.com

۱۔ از مولانا چراغ الدین صاحب خطیب جامع مبارک اہلحدیث
قلعہ دیدار سنگھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم و مکرم جناب مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ العالی!
السلام علیکم! کے بعد گزارش ہے کہ جب بھی آپ کو جمعہ شریف کے دن قلعہ دیدار سنگھ میں آنے کا اتفاق ہوتا ہے تو حضرت مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب کے کہنے پر جمعہ شریف کا خطبہ آپ ہی فرماتے ہیں تو خطبہ جمعہ شریف میں آپ مسئلہ تقلید پر بہت زور دیتے ہیں جیسا کہ آپ نے مورخہ ۲۹ $\frac{۸}{۸۰}$ کا خطبہ جمعہ شریف بیان فرمایا ہے اور مسئلہ تقلید پر بہت زور دیا ہے جس کے لئے بطور دلیل آپ نے یہ آیت کریمہ بھی تلاوت فرمائی ہے

تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ ——

سچ جانو تو میں یہ مسئلہ تقلید آپ سے سمجھنے کی نیت سے پوچھتا ہوں نہ کسی جھگڑے کی نیت پر۔ آپ بتائیں کہ تقلید شخصی فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے یا مستحب ہے یہ شرعی اصطلاحات میں کونسا درجہ رکھتی ہے۔

آپ براہ مہربانی قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلہ تقلید وضاحت سے سمجھائیں اور اللہ تبارک تعالیٰ سے ثواب دارین حاصل کریں اور میں بھی اپنی استطاعت کے مطابق سمجھنے کی کوشش کروں گا کیونکہ آپ عالم دین متین ہیں۔ یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل و احسان ہے اور عالم دین کا یہ فرض ہے کہ خلق خدا خصوصاً لاعلم لوگوں کو دین سے روشناس کرانا اور سمجھانا۔

اسی لئے بندے نے تقلید جیسے اہم مسئلہ کو سمجھنے کے لئے آپ کی طرف رجوع کیا ہے اور مجھے واثق امید ہے کہ آپ مسئلہ تقلیدِ شخصی وضاحت سے قرآن و حدیث کی روشنی

Marfat.com

میں سمجھانے کی کوشش ضرور فرمائیں گے۔
آخر میں یہ بندۂ عاجز دعا بھی کرتا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کے علم میں اور عمل میں اور عمر میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین اور یہ تحریر یہ میں لفافہ میں بند کر کے رجسٹری کر رہا ہوں اور اس لفافہ میں ایک اور لفافہ ڈال دیا ہے جس پہ میرا پتہ لکھا ہوا ہے اس لیئے کہ آپ کو جواب بھیجنے میں آسانی ہو۔ کوئی دقت نہ پیش آئے

فقط والسلام مع الاکرام

بندۂ عاجز

چراغ دین بقلم خود ساکن قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ

رقعہ نمبر ۱ — از مولانا قاضی شمس الدین

مدرسہ جامعہ صدیقیہ محلہ مجاہد پورہ - گوجرانوالہ - پاکستان !

محترم مکرم !
حضرت چراغ الدین صاحب السلام علیکم ! نوازش نامہ ملا۔ یاد آوری کا شکریہ محترم ! اس آیت میں یہ ذکر فرمایا کہ یہ مثالیں سب لوگوں کے لیئے بیان فرمائی ہیں اس میں عالم اور غیر عالم دونوں آگئے اس کے بعد فرمایا کہ نہیں سمجھتے ان کو مگر عالم لوگ اب غیر عالم اگر یہ کہے کہ میں ان کا مکلف نہیں تو یہ نضربھا للناس کا خلاف ہے اور اگر کہے کہ میں بذاتِ خود انکو سمجھ کر ان پہ عمل کروں گا تو یہ ما یعقلہا الا العالمون کا خلاف ہے، لہٰذا اس کے لیے یہی صورت رہ گئی کہ اہل علم جو کچھ ان کا مفہوم اس کو بتلائیں اس پہ عمل کرے اور یہ تقلید اس پہ واجب ہے لہٰذا نفس تقلید اس پر واجب ہو گئی احقر نے یہ جو کچھ لکھا ہے آپ اس میں پورا فکر اور غور کر کے تسلیم کرلیں۔ تو تقلید کا واجب ہونا آپ نے تسلیم کر لیا اور یہی میرا مقصد ہے لہٰذا آپ دیانتاً اعلان کریں کہ آپ

Marfat.com

نے تقلید کا وجوب تسلیم کر لیا۔ اور اگر اس مضمون کو تسلیم نہیں کرتے تو نشان دہی کریں کہ اس مضمون کا فلاں حصہ مجھے تسلیم نہیں ــــ مختصر یہ کہ۔

۱۔ کیا ان امثال کا سب لوگوں کے لیے ہونا جن میں عالم غیر عالم داخل ہیں آپ تسلیم نہیں کرتے۔

۲۔ کیا یہ تسلیم کر لینے کے بعد یہ دعوے کرتے ہیں کہ سب ہی بذات خود انکو سمجھ لیتے ہیں۔ یہ دونوں صورتیں صریح قرآن کریم کا انکار ہے۔

۳۔ اور تیسری صورت کہ لاعلم لوگوں پر واجب ہے کہ علم والوں سے سمجھ کر اسپر عمل کریں یہ وجوب تقلید ہے اس کے جواب کے بعد آگے عرض کروں گا۔ جو آپ نے ایک نئی بحث شخصی اور غیر شخصی کی چھیڑ دی پہلے یہ مرحلہ تو طے ہولے کہ نفس تقلید واجب ہے اور اس کا انکار قرآن کریم کا انکار ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(رقعہ نمبر ۲)

از مولانا چراغ الدین صاحب قلعہ دیدار سنگھ

محترم و مکرم۔ جناب حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم کے بعد گزارش ہے کہ آپ کا نوازش نامہ ۲۵/۹/۸۰ کو وصول ہوا پڑھا تو خوشی محسوس ہوئی کہ حضرت مولانا صاحب نے مجھے احسن طریقہ سے سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے۔ ٹھیک! ایک عالم کے شایانِ شان بھی یہی ہے کہ وہ اچھے طریقہ سے سمجھانے کی کوشش کرے۔ مولانا آپ نے سمجھایا ہے کہ اس آیت کریمہ میں عالم اور غیر عالم دونوں شامل ہیں۔ اہل علم بے علم کو جو کچھ ان کا مفہوم اسکو بتائیں اس پر عمل کرے اور یہ تقلید اس پہ واجب ہے۔

مولانا آپ کے سمجھانے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ بے علم پر تقلید واجب ہوئی عالم پر نہیں۔ سمجھنے کی صورت ہیں سوال یہ ہے کہ ایک عالم دین متین کے پاس شاگرد پڑھنا شروع

Marfat.com

کرتے ہیں۔ اُس وقت وہ بے علم ہیں۔ بقول آپ کے اُن پر اُستاذ کی تقلید واجب ہوئی جب وہ شاگرد جو بے علم تھے دس بارہ سال بعد عالم دینِ متین بن گئے اور اپنے استاذ صدر مدرس سے عالم دین متین ہونے کی سندیں بھی حاصل کرلیں اور آگے جاکر درس و تدریس کا کام بھی شروع کردیا بقول آپ کے تو اُن سے تقلید کا وجوب جاتا رہا۔ کیونکہ اس آیت کریمہ میں بقول آپ کے بے علم پر تقلید واجب ہوئی۔ نہ کہ عالم پر بھی۔

جیسا کہ آپ عالم دینِ متین ہیں اور میں آپ کو دیانتداری سے جید اور چوٹی کے عالموں سے استاذ العلماء مانتا ہوں کیا آپ پر بھی تقلید واجب ہے۔ کیا آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد۔ دو ٹوک فیصلہ وضاحت سے سمجھائیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔ بقول آپ کے بے علم پر تقلید واجب ہے نہ کہ عالم پر بھی۔ اگر عالم بھی اپنے آپ کو مقلد ہی سمجھے تو پھر عالم اور جاہل میں فرق کیا ہوا بقول آپ کے یہ آیت کریمہ بے علم کو مقلد بتاتی ہے نہ کہ عالم کو۔

اگر عالم کہتا ہی جائے میں بھی مقلد ہوں تو اس نے اِس آیت کریمہ کے آخری حصّہ کا خلاف اور انکار کیا اور بے علموں اور بالکل جاہلوں کی صف میں جاکر کھڑا ہو گیا۔ جو اس کے شایانِ شان اور لائق نہیں ہے۔ یہ بات آپ کے سمجھانے کی ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ آپکو سمجھانے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے سمجھنے کی۔ آمین۔

آخر میں جو آپ نے لکھا ایک نئی بحث شخصی غیر شخصی کی چھیڑ دی ہے۔ مولینا یہ نئی بحث نہیں ہے۔ میں نے تو یہی مسئلہ سمجھنے کے لیئے آپ کی طرف رجوع کیا ہے۔ مولینا جب حنفی المذہب علماء مسئلہ تقلید بیان فرماتے ہیں تو ان کی مراد تقلید شخصی ہی ہوتی ہے اور خصوصًا عالی مقام حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید ہی مراد ہوتی ہے وہ حضرات نام لیں یا نہ لیں۔ اصل مقصد تو اُن کا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید ہی ہوتی ہے۔

کیونکہ مسئلہ نزاع اہلحدیث اور حنفی حضرات کے مابین یہی ہے۔ اہلحدیث کہتے ہیں کہ تقلیدِ شخصی کا شرع میں کوئی مقام نہیں ہے۔ اور حنفی حضرات فرماتے ہیں تقلیدِ شخصی ضروری امر ہے۔ اسی لیئے میں نے یہ مسئلہ تقلیدِ شخصی سمجھنے کے لیے آپ کی طرف رجوع کیا ہے اور میرے

Marfat.com

رقعہ میں لکھا ہوا ہے کہ یہ تقلیدِ شخصی فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے یا مستحب ہے یہ شرعی اصطلاحات میں کون سا درجہ رکھتی ہے اور پھر دوبارہ رقعہ میں لکھا گیا ہے کہ مجھے واثق اُمید ہے کہ آپ مسئلہ تقلیدِ شخصی وضاحت سے قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھانے کی کوشش ضرور فرمائیں گے۔

اب آپ نے فرمایا ہے کہ آپ نے ایک نئی بحث شخصی اور غیر شخصی کی چھیڑ دی ہے محترم مولانا یہ نئی بحث نہیں ہے۔ یہی تو مسئلہ میں نے سمجھنے کے لیے آپ کی طرف رجوع کیا ہے۔ آپ تقلیدِ شخصی کے لیئے خصوصًا عالی مقام حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی تقلید واجب ہونے پر قرآنِ پاک سے کوئی ایک آیت اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک حدیث بطور دلیل پیش کر کے سمجھائیں میں سمجھنے کی کوشش کروں گا انشاءاللہ ——— محترم مولانا آپ نے مجھ سے اعلان کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مولانا جب آپ تقلیدِ شخصی اور خصوصًا حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ کی تقلید واجب ہونے پہ قرآن پاک سے کوئی ایک آیت اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک حدیث بطور دلیل پیش کر کے سمجھائینگے اور میں غور وفکر کر کے سمجھ لوں گا تو اس کے بعد آپ اعلان کرنے کا مطالبہ کریں اور یہ بندہ عاجز آپ کے کہنے پہ جس جگہ چاہو گے اعلان کردے گا۔ انشاءاللہ محترم مولینا آپ یقین کریں کہ میں نے یہ مسئلہ تقلیدِ شخصی اور خصوصًا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید واجب ہونے پہ آپ کی طرف رجوع کیا ہے اور امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے احسن طریقہ سے سمجھانے کی کوشش فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب دارین حاصل کریں گے میں آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک تعالیٰ آپ کے علم میں عمل میں عُمر میں برکت عطا فرمائے آمین ثم آمین ——— یہ تحریری رقعہ ۲ میں لفافہ میں بند کر کے رجسٹری کر رہا ہوں اور اس لفافہ میں ایک اور لفافہ ڈال دیا ہے جس پہ میرا پتہ لکھا ہُوا ہے کہ جواب بھیجنے میں آسانی ہو۔ کوئی دقت پیش نہ آئے۔

عاجز بندہ چراغدین بقلم خود۔ ساکن قلعہ دیدار سنگھ۔

Marfat.com

رقعہ نمبر ۲   ازمولانا **قاضی شمس الدین**

نوازش نامہ ملا۔ یاد آوری کا شکریہ۔ محترم مجھے پہلے ہی یہ فکر تھا کہ آپ اصل مقصد کو چھوڑ کر آگے چل دینگے۔ تقلید شخصی دوسری منزل ہے اسمیں ہمارے منصف علمائے کرام کا پہلے سے یہ طریق کار ہے کہ حدیث پاک اور دلائل کے لحاظ سے جو راجح ہو اس کو لے لیتے ہیں اور اسکی کتنی مثالیں احقر پیش کر سکتا ہے ۱ مزارعة علی الثلث والربع ۲ صلوٰۃ ظہر مثل اول کے اندر پڑھنا ۳ زوجہ غائب کا اقامۃ شہادۃ کے بعد نفقہ مقرر کرنا ۴ صلوٰۃ اللیل مثنیٰ، مثنیٰ بسلام پڑھنا اور کتنی مثالیں ہیں کہ ان میں فتوےٰ حضرت امام ابوحنیفہ کے قول پر نہیں دیتے اور یہی طریق کار مشائخ حنفیہ کرام کا ابتدار سے چلا آرہا ہے۔ یہ تو غیر مقلد متعصب جاہل ان پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ وہ کسی طرح امام ابوحنیفہ کے قول کو نہیں چھوڑتے۔ سوال تو یہ ہے کہ نص قرآن کریم سے جاہل پر تقلید اہل علم کی واجب ثابت ہوتی اور یہ لوگ اس کی صریح خلاف ورزی کرتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جتنی تقلید نص قرآن کریم سے ثابت ہے اس کا اقرار کریں یا تسلیم کریں کہ ہم شب و روز جو رٹ لگاتے ہیں وہ نص قرآن کے خلاف ہے۔ آپ یقین جانیں کہ جس آدمی نے ساری عمر سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی میں چھپ کر بسر کرنی ہو وہ موجودہ زمانے کا غیر مقلد بن جائے۔ ۱ عشاء کی نماز اول وقت میں پڑھنا ۲ جلسہ استراحت کرنا۔ ۳ صبح کی سنتیں بعداز فرض سورج نکلنے سے پہلے پڑھنا ۴ نماز میں پاؤں چوڑے کرکے کھڑا ہونا وغیرہ ذلک۔ یہ سب چیزیں انکی ایجاد کردہ اور خلاف سنت ہیں۔

والسلام

شمس الدین، مدرسہ جامعہ صدیقیہ
مجاہد پورہ۔ گوجرانوالہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳- از مولانا چراغ الدین صاحب قلعہ دیدار سنگھ

محترم و مکرم حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ العالی مہتمم جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

السلام علیکم کے بعد گزارش ہے کہ آپ کا نوازش نامہ ۱۶ کو وصول ہوا پڑھا تو اپنی توقع کے برعکس پایا۔ خیال تو یہ تھا کہ حضرت قاضی صاحب مسئلہ تقلید شخصی خصوصاً حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید احسن طریقہ سے سمجھانے کی کوشش فرمائینگے۔ مگر قاضی صاحب آپ نے تو غلط بحث کر کے مجھے الجھانے کی کوشش کر دی ہے جیسا کہ آپ نے لکھ دیا ہے کہ عشاء کی نماز اول وقت پڑھنا۔ جلسہ استراحت۔ صبح کی سنتیں، پاؤں چوڑے کرنا وغیرہ ۔ مولانا ان مسائل کو تقلید شخصی سے کیا تعلق ہے اس وعظ کو تو آپ اپنے مقتدیوں میں کیا کریں۔ جب دل چاہے تاکہ وہ مطمئن رہیں آپ کے ہاتھ سے نکل نہ جائیں۔

میں نے تو آپ کی طرف مسئلہ تقلید شخصی سمجھنے کے لئے رجوع کیا ہے۔

تقلید شخصی فرض ہے یا واجب، سُنّت ہے یا مستحب ۔ شرعی اصطلاحات میں کونسا درجہ رکھتی ہے۔ اس کا جواب لکھنے کے لیے آپ تکلیف ہی نہیں فرماتے نامعلوم آپ کے ذہن پر کون سا خوف طاری ہو چکا ہے۔ باقی جو آپ نے تقلید ثابت کرنے کیلئے آیت کریمہ پیش کی ہوئی ہے اس کی تفسیر ائمہ اربعہ سے کسی امام نے یہ کی ہے کہ اس سے مسئلہ تقلید ثابت ہوتا ہے یا مفسرین سے کسی مفسر نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے اس مسئلہ تقلید کو ثابت کیا ہے۔ اگر کیا ہے تو پیش کریں۔ اگر آپ کو نہ مل سکے تو پھر یہ خیال رکھیں کہ کہیں آپ من قال فی القرآن برایہ آخر تک کے شمار میں نہ آجائیں۔ آپ نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ آیت کے اول حصہ میں جاہل ہے آخری حصہ میں عالم ہے جاہل مقلد ہے عالم مقلد نہیں ہے۔ جاہل پر تقلید واجب ہے عالم پر نہیں ہے۔

مولٰینا میں ردّ نمبر۲ پر آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ آپ عالم دین متین ہیں اور میں آپ کو چوٹی کے عالموں سے استاذ العلماء مانتا ہوں۔ کیا آپ

Marfat.com

پر تقلید واجب ہے۔ برائے مہربانی آپ بتائیں کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد۔ دوٹوک فیصلہ وضاحت سے سمجھائیں۔ آپ نے اس بات کا بھی کوئی جواب نہیں دیا ہے۔ نامعلوم آپ کو اس کا دوٹوک فیصلہ دینے میں کیا خطرہ معلوم ہوتا ہے۔ اب دوبارہ یہی عرض کرتا ہوں کہ آپ اپنے نام کی لاج رکھتے ہوئے دوٹوک فیصلہ صادر فرمائیں کیونکہ آپ قاضی ہیں۔ اب، بتائیں آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد۔

جو آپ نے لکھا ہے کہ کتنے مسئلے ہیں۔ ان میں ہم فتوے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر نہیں دیتے۔ اس کی چند مثالیں بھی پیش کی ہیں۔

معلوم ہوا کہ فقہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسائل میں کمزوریاں واقع ہیں۔ تب ہی تو آپ کو دوسروں کی طرف جانا پڑتا ہے۔

یہی بات آپ نے ۱۰/۸ کو بعد از نماز عشاء جلسہ حنفیہ قلعہ دیدار سنگھ میں فرمائی تھی۔ اسی وقت آپ کے سمجھدار حنفیوں میں بعض لوگ کہنے شروع ہو گئے تھے آج تو قاضی شمس الدین صاحب نے اپنی تقلید حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کو کمزور کر کے دکھا دیا ہے اس کے بعد مولانا احمد سعید صاحب ملتانی کی تقریر ہوئی انہوں نے فرمایا کہ جس شخص کو فقہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ میں کوئی غلط نقطہ نظر آتا ہے وہ شخص گمراہ ہے۔ اور جو شخص اہل علم ہو کر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی تقلید چھوڑتا ہے اس شخص جتنا جہان مین اور کوئی گمراہ نہیں ہے میرے خیال میں ان کی یہ بہت زیادتی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے وہاں آپ فرماتے ہیں کہ ہم کئی مسئلے چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جسکو فقہ میں کوئی نقطہ غلط نظر آتا ہے وہ گمراہ ہے آپ کا بیان اور ان کا بیان ٹیپ میں موجود ہے۔ ایک ہی سٹیج پر سب کچھ ہوا ہے یہ آپ کا جو آپس میں تضاد ہے اس کا کیا حل ہو سکتا ہے۔ آپ کہتے ہیں ہم کئی مسئلے چھوڑ دیتے ہیں وہ کہتے ہیں جو شخص چھوڑے وہ گمراہ ہے یہ کچھ غور و فکر کا مقام ہے۔ آپ ہی آپس میں سمجھتے رہیں۔ میرے خیال میں جب کسی مسئلے کے دلائل نہ ہوں اُس میں پھر یہی حال ہوتا ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ نصِّ قرآن کریم سے جاہل پر تقلید اہلِ علم کی ثابت ہوتی ہے۔

Marfat.com

آپ کے اس فرمان کے مطابق جاہل مقلد ہوا عالم مقلد نہیں ہے۔ اگر عالم دین متین بھی مقلد ہی کہلائے تو جاہلوں کی صف میں جاکر کھڑا ہوگیا اور اس عالم نے آیت کے آخری حصّہ کا خلاف کیا بلکہ انکار کیا۔

اور جو آپ نے لکھا ہے کہ غیر مقلد متعصب اور جاہل ہے اور جس نے سنتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی کرنی ہو وہ موجودہ زمانے کا غیر مقلد بن جائے۔

محترم قاضی صاحب میں آپ سے مناظرہ نہیں کر رہا ہوں نہ آپ کو کوئی الزامی جواب دینا چاہتا ہوں حضرت قاضی صاحب ایسی باتوں سے مسئلے ثابت نہیں ہوا کرتے یہ تو دل کی بھڑاس نکلنے والی باتیں ہیں۔ ان کا حاصل نتیجہ کچھ بھی نہیں ہوا کرتا۔

میں نے تو آپ سے مسئلہ تقلیدِ شخصی سمجھنے کے لئے رجوع کیا ہوا ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی دلائل ہیں تو پیش کر دیں۔ میں سمجھنے کی کوشش کروں گا۔ انشاء اللہ حضرت قاضی صاحب قرآنِ پاک سے کوئی ایک آیت اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک حدیث بطور دلیل پیش کر کے سمجھائیں۔ جس سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید واجب ثابت ہو جائے۔ اگر نہیں ثابت کر سکتے تو آپ تسلیم کر لیں کا غذ سیاہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آخر میں یہ بندہ عاجز دعاگو ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ آپ کے علم میں عمل میں عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

یہ تحریر ۳ میں لفافہ میں بند کر کے رجسٹری کر رہا ہوں اور اس لفافہ میں ایک اور لفافہ ڈال دیا ہے۔ جس پر میرا پتہ لکھا ہوا ہے۔ اس لیے کہ آپ کو جواب بھیجنے میں آسانی ہو۔ کوئی دقت پیش نہ آئے۔

فقط والسلام مع الاکرام

بندہ عاجز چراغدین لعلم خود، ساکن قلعہ دیدار سنگھ
ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

رقعہ نمبر ۳۔

از قاضی شمس الدین

۱۔ تقریر یہ کی کہ یہ امثال ہم تمام لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے انکو مگر علم والے۔ اس کے بعد غیر مقلدین سے پُوچھا کہ بتلایئے ان پر عمل کرنے کے لیے غیر عالم کیا طریق اختیار کرے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس پر اہلِ علم کی تقلید واجب ہے اور اس کا انکار کرنے والے نصِ قرآن کریم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اس میں کون سی تفسیر بالرائے ہے ـــــ سبحانک ھذا بہتان عظیم

۲۔ یہ کس احمق نے کہا ہے کہ تمام امتِ محمدیہ پر ایک امام ابو حنیفہؒ کی تقلید واجب ہے۔ کوئی امام مالکؒ کی کریگا کوئی شافعیؒ کی۔ الی غیر ذالک۔

۳۔ آپکو یہ کس نے بتلایا کہ میرے عالم ہو جانے پر مجھ پر یہ واضح ہو گیا کہ مجموعہ احادیث پر نظر کرنے سے ابو حنیفہؒ کا مذہب راجح نہیں۔ اگر یہی واضح ہوا ہے کہ ان کا مذہب احادیث کے لحاظ سے راجح ہے تو اسے چھوڑ کر ان لوگوں کی پیروی کر دوں جو ایک لاصلوٰۃ (لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب) کو دنیا میں پھیلاتے ہیں اور دوسرے لاصلوٰۃ (لاصلوٰۃ بعد صلوٰۃ الفجر حتےٰ تطلع الشمس) کو چھپا کر رکھتے ہیں یہ خیانت نہیں تو اور کیا ہے۔

نوٹ: جو کچھ مَیں نے مجمعٔ عام میں کہا تھا اس کا جواب دیا اور جو میں نے نہیں کہا تھا اور نہ کہتا ہوں اس کا ذمہ دار میں نہیں اور نہ کسی کی بہتان طرازی سے ذمہ دار بن جاؤں گا۔

(شمس الدین)

حاصل یہ کہ ایک غیر عالم کے لیے عمل کرنے کی ان امثال پر صورت کیا ہے اس پر عالم سے پُوچھ کر اس کی تقلید کر کے عمل کرنا واجب نہیں جیسے نماز کے لیے وضو واجب ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۔ از مولانا چراغ الدین صاحب قلعہ دیدار سنگھ

محترم و مکرم حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ العالی صدر مدرس جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ۔

السلام علیکم۔ حضرت مولینا آپ کا گرامی نامہ ۱۱/۸۰/۴ کو موصول ہُوا۔ پڑھا تو اپنے خیال کے بالکل خلاف پایا۔ خیال تو یہ تھا کہ حضرت قاضی صاحب مسئلہ تقلیدِ شخصی خصوصاً حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تقلید کے دلائل قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کر کے سمجھا دیں گے۔ تو بات ختم ہو گی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔

حضرت قاضی صاحب آپ نے تو غلط بحث کرنے کی اور مسئلہ کو الجھانے کی پوری کوشش کر دی ہے اس لیئے کہ کسی طرح مسئلہ تقلید بھلا کر دیگر مسائل میں الجھا دوں۔ کہیں فاتحہ خلف الامام کی طرف اشارہ ہے کہیں فجر کی سنتوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کہیں ہمیں خائن بنا پھرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ حضرت مولانا قاضی صاحب کیا ہو گیا ہے آپ کو۔ اگر آپ کے پاس تقلیدِ شخصی خصوصاً عالیمقام حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تقلید کے دلائل قرآن وحدیث کی روشنی میں نہیں ہیں اور یقیناً نہیں ہیں تو آپ صاف اقرار کر لیں۔ ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے کی کیا ضرورت ہے۔ بندہ آپ کو یقین دلاتا ہے کہ اگر آپ صحیح بات کا یقین کر لیں گے تو آپ کی مولویت کے وقار میں کوئی فرق نہیں آئیگا اور نہ ہی آپ زُمرۂ مقلدین سے خارج ہونگے۔ حضرت قاضی صاحب بندہ نے تو صرف مسئلہ تقلیدِ شخصی اور خصوصاً عالی مقام حضرۃ الامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تقلید سمجھنے کی خاطر آپ کی طرف رجوع کیا تھا نہ کہ آپ کے ساتھ کوئی مناظرہ وغیرہ کرنے کے لیئے۔

اگر آپ کو دیگر مسائل کے سمجھانے کا بہت ہی شوق ہے تو پھر تقلید حضرت الامام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مسئلہ ایک طرف ختم ہو لینے دو۔ پھر دیگر مسائل کے سمجھنے کے لیے بھی بندہ حاضر خدمت ہے۔ انشاء اللہ۔ حضرت قاضی صاحب بندہ نے رقعہ میں

Marfat.com

سوال کیا تھا کہ ائمہ اربعہ سے کسی امام نے آپ کی اس پیش کردہ آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ تقلید بیان کیا ہے۔ یا مفسرین کرام سے کسی مفسر نے اس آیت کریمہ سے مسئلہ تقلید ثابت کیا ہے۔ ہاں اگر مشائخ خلیفہ کرام مقلدین سے بھی کسی نے تقلیدِ شخصی ثابت کرنے کے لیئے اس آیت کریمہ کو پیش کیا ہے تو لکھ دیں فلاں نے پیش کیا ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر دوبارہ عرض کرتا ہوں آپ خیال فرمائیں کہ کہیں آپ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَایِهٖ الخ تک کی زد میں نہ آجائیں۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے، اور ساتھ ہی عرض کر دوں کہ مقلد ہونے کی حیثیت میں آپ کو کیسے حق ہے کہ اپنی خواہش کے مطابق قرآن پاک سے استدلال کرتے پھریں ہاں اگر آپ کے استدلال کو مان بھی لیا جائے تو پھر بقول آپ کے آیت کریمہ کے اول حصہ میں جاہل ہے اور آخر حصہ میں عالم ہے اور بقول آپ کے جاہل تو مقلد ہوا۔ عالم پر تقلید نہ ہوئی

حضرت قاضی صاحب بندہ نے آپ کو رقعہ ۲ اور ۳ پہ بار بار سوال کیا ہوا ہے کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد اور مجھے یقین ہو چکا ہے کہ آپ بتا بھی نہیں سکیں گے مجھے ہی بتانا پڑیگا آپ کو صرف اور صرف خطرہ تو یہ ہو رہا ہے ناں۔

عالم ہونے کے باوجود اگر میں اپنے آپ کو مقلد کہوں تو بموجب اس اپنی پیش کردہ آیت کے اوّل حصہ میں جاہل بنا اور آیت کے آخر حصہ کا انکار اور خلاف بھی ہوا۔ اگر غیر مقلد کہوں تو پھر اپنے مسلک کے شیشے کا مکان جو بے بنیاد تقلید کے سہارے پہ کھڑا ہوا ہے وہ چکنا چور ہو کر گرا ہوا چورستے میں نظر آرہا ہے۔ کہوں تو کیا کہوں۔ اب تو معاملہ سانپ کے منہ میں چھپکلی والا ہے نہ اُگل سکے نہ نگل۔ ہر دو جانب سے مشکل بن چکی ہے۔ حضرت قاضی صاحب آپ کی کشتی گھمن گھیری میں پھنس گئی ہے نہ آر لگے نہ پار۔ اب تو صرف اللہ تعالیٰ سے دعا ہی ہے کہ آپ کی یہ مشکل حل کرے۔ آمین ثم آمین۔ حضرت قاضی صاحب دیانتداری سے حق بات تو یہ ہے کہ میں آپ کو عالم دین متین مانتا ہوں۔ بلکہ اُستاذ العلماء مانتا ہوں اگر آپ اپنے کو مقلد بنا کر بموجب اس آیت کریمہ کے جو آپ کی پیش کردہ جاہلوں کی صف میں جا کر کھڑے ہو جائیں تو میرے بس کا روگ نہیں ہے۔ ایک بات آپ نے یہ لکھی ہے کہ یہ کس

Marfat.com

احمق نے کہا ہے کہ تمام اُمّتِ محمدیہ پر ایک امام ابو حنیفہؒ کی تقلید واجب ہے
(جواب) ۸۰/۱/۴ بروز ہفتہ بعد از نمازِ عشاء قصبہ قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ
میں حضرت قاضی صاحب آپ کی تقریر ہوئی آپ کے بعد اُسی اسٹیج پر حضرت
مولانا احمد سعید صاحب ملتانی کی تقریر ہوئی دورانِ تقریر کسی شخص نے ان کی خدمت
میں ایک رقعہ پیش کیا جس پر سوال یہ تھا کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد ؟ تو حضرت مولنا
احمد سعید صاحب نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے جواب دیا کہ جس شخص کو حضرت
امام ابو حنیفہؒ کی فقہ میں کوئی نکتہ غلط نظر آتا ہے وہ شخص گمراہ ہے اور جو اہل علم
ہو کر امام ابو حنیفہؒ کی تقلید چھوڑتا ہے اس جتنا پورے جہان میں اور کوئی گمراہ ہی نہیں
ہے۔ آپ اس جگہ موجود تھے۔ آپ نے سُنا تھا اگر نہیں سنا تو اب تک ٹیپ موجود
ہے۔ جب مرضی ہو سن لیں بقول حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے تمام اُمّتِ محمدیہ
پر حضرت الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تقلید واجب ہوئی ہے یا نہیں بقول حضرت مولانا
احمد سعید صاحب کے جو شخص حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تقلید نہیں کرتا اس جتنا
سارے جہان میں اور کوئی گمراہ ہے ہی نہیں۔ حضرت قاضی صاحب ہمارے نزدیک تو یہ درجہ
صرف خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو سکتا ہے۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝ قرآن۔ (احزاب)

آیتِ کریمہ کا لفظی ترجمہ :- اور جو شخص نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسولؐ کی پس
تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر۔ حضرت قاضی صاحب یہ کسی امام کا درجہ نہیں ہو سکتا۔ یہ
حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی بہت زیادتی اور جسارت ہے۔ انہوں نے تو ماشاء اللہ
اُس شعر کی تصدیق کر دی ہے جو آپ حضرات کی فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔

فَلَعْنَةُ رَبِّنَا اَعْدَادَ رَمْلٍ ∴ عَلٰى مَنْ رَّدَّ قَوْلَ اَبِىْ حَنِيْفَةَ۔

ترجمہ۔ لعنت ہو ہمارے رب کی بقدر شمار ریت کے اس شخص پر کہ جو ابو حنیفہ کے
قول کو رد کرے یعنی قبول نہ کرے۔ درمختار وغیرہ۔

Marfat.com

حضرت مولانا احمد سعید صاحب یہ کہہ سکتے تھے اگر میں حضرۃ الامام ابو حنیفہؒ کی تقلید چھوڑ دوں تو میرے جتنا جہان میں اور کوئی گمراہ نہیں ہے۔ سارے جہان کا ذمہ اٹھانا یہ بہت بڑی جسارت ہے جو ایک عالم دین کے شایانِ شان نہیں ہے یہ تھا آپ کا نمبر۲ سوال جس کا جواب ہو چکا ہے۔ اگر آپ کی تسلی نہیں ہوئی تو آپ کے گھر کا معاملہ ہے حضرت مولانا احمد سعید صاحب مُلتانی سے تبادلہ خیال کر کے پوچھ لیں پھر جو وہ کہیں گے برائے مہربانی مجھے بھی بتا دیں۔ شاید کوئی نکتہ دقیق ان سے حاصل ہو جائے۔

نمبر۳۔ یہ آپ نے لکھا ہے آپ کو کس نے بتایا ہے کہ میرے عالم ہو جانے پر مجھ پہ واضح ہو گیا ہے کہ مجموعہ احادیث پہ نظر کرنے سے ابو حنیفہؒ کا مذہب راجح نہیں محترم قاضی صاحب یہ آپ کے رقعہ نمبر۲ سے پتہ چلا ہے۔ آپ نے لکھا تھا کہ کئی مسائل ہیں جن کا فتویٰ ہم حضرت امام ابو حنیفہؒ کے قول پر نہیں دیتے۔ بطور نمونہ آپ نے چار مسئلے لکھ بھی دیئے تھے اور کہا تھا کہ اس کی اور کئی مثالیں ہیں اور یہ طریق کار مشائخ حنفیہ کرام کا ابتدا سے چلا آرہا ہے۔ یہ تو غیر مقلد متعصب جاہل ان پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ وہ کسی طرح بھی امام ابو حنیفہؒ کے قول کو نہیں چھوڑتے۔

حضرت قاضی صاحب یہ تو آپ کی تحریر سے ثابت ہو گیا ہے کہ کتنے مسائل ہیں جو آپ فتویٰ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے قول پر نہیں دیتے گویا کہ بعض قول ان کے چھوڑ دیتے ہیں۔

حضرت قاضی صاحب پھر حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مذہب راجح کیسے ہوا اگر راجح ہے تو چھوڑتے کیوں ہو؟ اگر کوئی مسئلہ قرآن و حدیث کے خلاف نہیں ہے۔ جیسا کہ مقلدین کا دعویٰ ہے تو پھر چھوڑنے کی ضرورت کیوں پڑی جب حضرۃ الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول چھوڑ دیتے ہو تو اس وقت آپ کی تقلید کہاں فرار اختیار کر جاتی ہے حضرت قاضی صاحب سوچ سمجھ کر قدم آگے رکھیئے آپ سے مسئلہ تقلید حضرت الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعا سمجھنے والا اہلحدیث ہے آپ اپنے مقتدیوں میں وعظ نہیں فرمایا ہے کہ جو مرضی ہو فرماتے

Marfat.com

جائیں مرید اور مقتدی زندہ باد کے نعرے لگاتے جائیں۔

نمبر ۱۔ پہلی بات آپ کے سمجھانے کی یہ ہے کہ آپ کی پیش کردہ آیت کریمہ بقول آپ کے جاہل مقلد ہوا۔ عالم پہ تقلید نہیں۔ اگر جاہل مقلد ہے اور عالم ہو کر بھی مقلد ہی ہے تو پھر ان دونوں میں کیا فرق ہوا۔

نمبر ۲ ساتھ ہی آپ یہ بتائیں آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد اپنے نام کی لاج رکھتے ہوئے دو ٹوک فیصلہ صادر فرمائیں کیونکہ آپ قاضی ہیں۔

نمبر ۳ آپ سمجھائیں حضرت الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تقلید فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے یا مستحب ہے یا کچھ اور ہے۔ شرعی اصطلاحات میں کون سا درجہ رکھتی ہے

نمبر ۴ حضرت قاضی صاحب برائے کرم آپ قرآن پاک سے کوئی ایک آیت بطور دلیل پیش کر کے سمجھائیں۔ جس سے عالیمقام حضرت امام ابو حنیفہؒ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تقلید کا وجوب ثابت ہو جائے۔ اس لیے کہ بقول حضرت مولینا احمد سعید صاحب ملتانی کے ہم لوگ گمراہی کے گڑھے میں نہ گرے رہیں۔

آخر میں بندہ دعاگو ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کے علم میں عمل میں عمر میں برکت عطا فرمائے آمین۔ ثمہ آمین۔

یہ تحریر نمبر ۴ میں لفافہ میں بند کر کے رجسٹری کر رہا ہوں اور اس لفافہ میں ایک اور لفافہ ڈال دیا ہے جس پہ میرا پتہ لکھا ہوا ہے۔ اس لیے کہ جواب بھیجنے میں آپ کو آسانی ہو کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

۸ نومبر ۱۹۸۰ء

والسلام مع الاکرام

بندہ عاجز چراغ الدین ساکن قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

رقعہ نمبر (۴)

قاضی شمس الدین عفی اللہ عنہ

میں نے مجمع عام میں قلعہ دیدار سنگھ میں دو باتیں کیں۔

۱۔ اس آیت سے غیر عالم کے لیے عالم کی تقلید واجب ثابت ہوتی ہے جو تقلید نہیں مانتے۔ وہ غیر عالم کے لیے اس آیۃ پر عمل کرنیکا طریق کار بتلا دیں۔ وہ نہ آپ نے بتلایا اور نہ آپ نے اپنے کسی عالم سے پوچھ کر بتلایا۔ اب پھر پوچھتا ہوں کہ اس پر عمل کرنے کے لیے غیر عالم کے لیے طریق کار بتلائیں۔

۲۔ میں نے یہ کہا تھا کہ غیر مقلدین مدعی ہوتے ہوئے چھپ کر سنت کا خلاف کرتے ہیں جسنے چھپ کر سنت کا خلاف کرنا ہو اور اسی میں عمر گزارنی ہو وہ غیر مقلد بن جائے۔ اس کی مثال آپ کو لکھی کہ ایک لاصلوٰۃ کا ہر وقت ورد کرتے ہیں اور دوسرے لاصلوٰۃ بعد صلوٰۃ الفجر حتےٰ تطلع الشمس کو چھپاتے ہیں یہ سنت کی چوری نہیں تو اور کیا ہے۔

اب ایک مثال بھی پیش کر دیتا ہوں۔

حضرت ابن عباس نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھی اور فرمایا یہ سنت ہے یہ حدیث ترمذی کی ہے اور منکر ہے اسے مشہور کرتے ہیں، اور مسلم کی حدیث جس میں اسی حضرت ابن عباس نے فرمایا الدُفھاءُ من السنہ اس کا نام بھی نہیں لیتے آپ اس کے علاوہ اور آئیں بائیں شائیں لکھ دیتے ہیں کبھی کہتے ہیں کسی مفسر نے اس سے تقلید ثابت کی۔ کبھی کہتے ہیں تم نے تفسیر بالرای کی میں نے تو آپ کے مولویوں سے اس آیۃ پر عمل کرنے کا غیر عالم کے لیے طریق کار پوچھا۔ اگر بتا سکتے ہیں تو بتائیں کہ وہ بغیر تقلید علماء کے کیسے اس پر عمل کرے گا اگر نہیں بتا سکتے تو بات ختم امام ابو حنیفہؒ کی تقلید میں ساری امت کے لیے واجب ہی نہیں کہتا اگر مولوی احمد سعید کہتا ہے تو اس سے پوچھیں۔

شمس الدین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رقعہ نمبر (۵)

مولانا چراغ الدین

محترم و مکرم حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مہتمم جامعہ صدیقیہ ۔ گوجرانوالہ

السلام علیکم ۔ حضرت مولانا قاضی صاحب آپ کا گرامی نامہ ——— 15/11/80 کو موصول ہوا ۔ پڑھا تو حیران رہ گیا کہ حضرت قاضی صاحب سے سوال کیا کئے ہوئے ہیں آپ جواب کیا دے رہے ہیں جن سوالات کے جوابات کا بار بار مطالبہ کیا گیا ہے ان کا جواب لکھنے کی طرف آتے ہی نہیں ۔ حضرت قاضی صاحب آپ نے سوال گندم اور جواب چنے والا حساب کر دیا ہے ۔ اب تو مجھے پورا یقین ہو چکا ہے کہ میرے سوالات کے جوابات قاضی صاحب کے پاس نہیں ہیں تب ہی تو ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں ۔ میں تقلید شخصی خصوصاً تقلید حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا ثبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں مانگ رہا ہوں ۔ حضرت قاضی صاحب اس کے جواب میں لکھ رہے ہیں کہ آپ عشاء کی نماز اوّل وقت میں پڑھتے ہیں اور جلسۂ استراحت کرتے ہیں اور نماز میں پاؤں چوڑے کر کے کھڑے ہوتے ہیں پھر فجر کی سنتوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کبھی فاتحہ خلف الامام آگے لا رہے ہیں ۔

کہیں جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا ذکر کر رہے ہیں ۔ وغیرہ وغیرہ

محترم قاضی صاحب ان مسائل کو تقلید شخصی کے جواب دینے کیساتھ کیا نسبت ہے ۔ محترم آپ خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر دیانتداری سے بتائیں کہ یہ تقلید شخصی کا جواب ہے یا صرف کاغذ کالے کرنیوالی بات ہے یا راہِ فرار اختیار کرنیوالی بات ہے ۔ میں حیران ہوں کہ آپ کو عالم ہونے کے باوجود ہو کیا گیا ہے ۔ جب آپ کا مذہب اس تقلید کے بل بوتے پر قائم ہے تو پھر اس کے دلائل قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیوں نہیں کرتے ۔ اور آپ اصل موضوع کو چھوڑ کر جن مسائل کی طرف میرا رجوع کرانا چاہتے ہیں ۔ میں نے آگے بھی رقعہ نمبر ۴ پر لکھا ہے یہ تقلید شخصی کا مسئلہ ختم ہو لینے دو پھر جس مسئلے کے آپ کو اپنے دلائل قوی معلوم ہوتے ہونگے ۔ وہ ہی میری

Marfat.com

طرف لکھ دینا۔ بندہ عاجز سمجھنے کے لیئے خدمت حاضر ہے۔ انشاء اللہ بشرطِ زندگی

حضرت قاضی صاحب آپ نے پھر وہی رٹ لگانی شروع کر دی ہے کہ اس آیت سے جاہل پر عالم کی تقلید واجب ثابت ہوتی ہے۔ حضرت قاضی صاحب آپ کی پیش کردہ آیت یہ ہے ۔

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْن

جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے

اور یہ مثالیں ہیں کہ بیان کرتے ہیں ہم لوگوں کے واسطے اور نہیں سمجھتے ان کو مگر علم والے ۔

حضرت قاضی صاحب اب آپ بتائیں کہ آیت کریمہ میں کس لفظ کے یہ معنی ہیں کہ جاہل لوگ علم والے سے جا کر سمجھیں اور کس لفظ کے یہ معنی ہیں جس سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور کس لفظ کے یہ معنی ہیں کہ علم والے کی تقلید واجب ہو جاتی ہے۔ آخر دنیا میں لغت کی کتابیں موجود ہیں مفقود نہیں آپ لغت کی کوئی کتاب اٹھا کر اوراق الٹ کر اچھی طرح سے دیکھ لیں۔ جس سے وَمَا يَعْقِلُهَا کے معنی تقلید کے نکل آئیں یا وجوب کے نکل آئیں۔ تو آپ منہ مانگا انعام حاصل کریں۔ حضرت قاضی صاحب میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ سوچ سمجھ کر آگے قدم رکھیئے ۔ مقلدین سامعین میں آپ وعظ نہیں فرما رہے کہ آپ کی جو مرضی ہو کہتے جائیں۔ اور وہ نعرے لگاتے جائیں یہ ایک اہلحدیث کے ساتھ آپ کا تبادلہ خیال چل رہا ہے۔ آپ نے قبل اس کے اپنے رقعوں میں چار مرتبہ اس آیت کریمہ کو تقلیدِ شخصی کے وجوب کو ثابت کرنے کے لئے نص قرآنی قرار دیا ہے ۔

حضرت قاضی صاحب اس آیت کریمہ کو نازل ہوئے چودہ سو سال ہو چکے ہیں کیا جس پاک ہستی پر اس آیت کریمہ کا نزول ہوا۔ اُس پاک ہستی نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ معنی سمجھائے تھے کہ یہ آیت تقلیدِ شخصی کے بارہ میں ہے یا صحابہ کرام نے اس کے یہ معنی سمجھ کر کسی کی تقلید کی ہے یا کرنے کا حکم دیا ہے ۔ یا پھر اس کے بعد آئمہ اربعہ سے کسی امام نے اس آیت کے یہ معنی سمجھ کر کسی کی تقلید کی ہے یا کرنے کا حکم کیا ہے

Marfat.com

ثابت کریں بلکہ وہ تو یہی کہتے رہے لا تقلدونی لا تقلدونی یا پھر اس کے بعد مشائخ حنفیہ کرام سے کسی بزرگ نے مسئلہ تقلید ثابت کرتے ہوئے اس آیت کریمہ کو نص قرآنی سمجھ کر تقلید شخصی کے لیے پیش کیا ہے۔ اگر کیا ہے تو ثابت کریں۔ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر آپ کی جسارت کی داد دینی چاہیئے کہ تفسیر بالرائے کر کے دلیر بنے بیٹھے ہیں۔

آپ نے رقعہ نمبر ۴ پر مجھے مشورہ دیا ہے کہ آپ کسی عالم سے پوچھ کر بتادیں۔ حضرت قاضی صاحب اگر مجھے ضرورت پڑی تو میں آپ کے مشورے پر عمل کروں گا۔ آپ کی ہمدردی کا شکریہ۔ حضرت قاضی صاحب (سنیئے) جس گھمن گھیری میں آپ کی کشتی پھنس گئی ہے اس نازک وقت میں آپ کو بھی دیو بند کے مہتمم حضرت مولانا قاری طیب صاحب مدظلہ العالی کے مشورے کی ضرورت ہے ادھر رجوع کریں شاید ان کی مدد سے آپ کی ڈانواں ڈول ہوتی کشتی کنارے لگ جائے۔

حضرت قاضی صاحب میں نے رقعہ نمبر ۲ ص ۳ ۔ پر آپ کی خدمت میں عرض کیا ہوا ہے کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد دوٹوک فیصلہ صادر فرمائیں۔

آپ ٹس سے مس نہیں ہوئے آج تک اپنا موقف نہیں بتا سکے برائے مہربانی کچھ تو فرمادیں مجھے پتہ لگے کہ آپ کس اسٹیج سے بولیں گے۔

حضرت قاضی صاحب۔

۱۔ پہلی بات آپ کے سمجھانے کی یہ ہے کہ آپ کی پیش کردہ آیت بقول آپ کے جاہل مقلد ہوا اور عالم پر تقلید نہیں۔ اگر جاہل بھی مقلد ہے اور عالم بھی مقلد ہی ہے تو پھر ان دونوں میں فرق کیا ہوا۔

۲۔ آپ سمجھائیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے یا مستحب ہے یا کچھ اور ہے۔ شرعی اصطلاحات میں کونسا درجہ رکھتی ہے

۳۔ حضرت قاضی صاحب برائے مہربانی آپ قرآن پاک سے کوئی ایک آیت یا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک حدیث بطور دلیل

Marfat.com

پیش کر کے سمجھائیں جس سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی تقلید کا وجوب ثابت ہو جائے تاکہ بندہ غور و فکر کر کے سمجھ لے تو بات ختم ہو۔ آخر میں بندہ دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں عمل میں برکت عطا فرمائے آمین ثم آمین

یہ تحریر نمبر ۵ میں لفافہ میں بند کر کے رجسٹری کر رہا ہوں اور اس لفافہ میں ایک اور لفافہ ڈال دیا ہے جس پر میرا پتہ لکھا ہوا ہے۔ اس لیئے کہ جواب بھیجنے میں آپ کو کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

والسلام مع الاکرام

بندہ عاجز چراغ دین بقلم خود ساکن قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ ۱۱/۸ ۱۸

Marfat.com

(رقعہ نمبر ۵)

قاضی شمس الدین

مہتمم: مدرسہ جامعہ صدیقیہ مجاہد پورہ گوجرانوالہ

محترم السلام علیکم

میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ لوگ حق کے طالب نہیں۔ اس آیت کے متعلق میں نے عمل کرنے والے غیر عالم کے لیئے تین شقیں پیش کیں۔

۱۔ غیر مکلف ہو

۲۔ خود سمجھ کر عمل کرے۔

۳۔ علماً کی تقلید میں

میں نے عرض کیا تھا کہ میں تیسری شق لیتا ہوں۔ آپ یا کوئی چوتھی شق بتلادیں یا یہ بتلادیں کہ ان میں سے کون سی شق لیتے ہیں اس کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جواب نہ ہوتے ہوئے آپ بضد ہیں تو میں اسے تضیع اوقات سمجھتا ہوں۔

۲۔ آپ نے پوچھا کہ امام ابو حنیفہؒ کی تقلیدِ شخصی کا وجوب ثابت کرو، میں ساری امتِ محمدی کے لئے ابو حنیفہ کی تقلید واجب ہی نہیں سمجھتا ثابت کیا کروں۔ کوئی امام مالکؒ کی تقلید کرے گا۔ کوئی امام شافعیؒ کی جب قرآن کریم کے اس ارشاد کو نہیں چھوڑنا۔ کوئی راستہ اختیار کریں گے۔

۳۔ آپ نے کہا اب تم عالم ہو گئے ہو تم پر ابو حنیفہؒ کی تقلید ضروری نہ رہی میں نے عرض کیا کہ عالم ہونے کے بعد جب یہ مزید واضح ہو گیا کہ قرآن و حدیث کے لحاظ سے ابو حنیفہ کا مذہب راجح ہے تو اسے کیسے چھوڑ دوں۔

۴۔ دوسری بات میں نے یہ عرض کی تھی کہ جس آدمی نے ساری عمر سُنۃ النبیؐ کیخلاف چھُپ کر گزاری ہو اور حدیث کا چور بنا ہو تو موجودہ زمانے کا اہلحدیث بن جلئے۔

Marfat.com

نمبر ۱ - عشاء کی نماز اول وقت میں پڑھنا -
نمبر ۲ - نمازِ جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ایک جنازہ میں آپ سے سورۃ فاتحہ ثابت نہیں - دوسری دعائیں جو آپ نے پڑھی ہیں - بالتفصیل لکھی ہوئی ہیں
نمبر ۳ - ایک لاصلوٰۃ کو دنیا میں مشہور کرنا اور دوسری لاصلوٰۃ بعد صلوٰۃ الفجر

۱ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا سنت ہے اور اہلِ حدیث کا معمول بھی یہی ہے، مگر قاضی صاحب کی حقیقت سے آنکھیں بند کر لینا فطرت بن چکی ہے لہٰذا انہیں ہماری تاخیر بھی جلدی کی صورت نظر آ رہی ہے حالانکہ ہماری نمازِ عشاء تک قاضی صاحب اور ان کے ہم نوا خوابِ خرگوش کے مزے لوٹ رہے سوتے ہیں مشاہدہ کیا جائے۔

۲ قاضی صاحب جھوٹے دعووں کے لیے مشہور ہیں چنانچہ یہ بھی محض جھوٹا بہتان ہے سُنیئے! سورۃ فاتحہ جنازہ میں سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے -

(الف) عن جابر کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یکبر علی جنائزنا اربعاً ویقرءُ بفاتحۃ الکتاب فی التکبیرۃ الأولیٰ (امام شافعی)

(ب) عن طلحۃ بن عبد اللّٰہ بن عوف قال صلیت خلف ابن عباس علی جنازۃ فقرء فاتحۃ الکتاب فقال لتعلموا انہا سنۃ (رواہ البخاری)

(ترجمہ الف) جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازوں پہ چار تکبیریں کہتے اور پہلی میں سورۃ فاتحہ پڑھتے - ب حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ ابنِ عباسؓ کے پیچھے میں نے نمازِ جنازہ ادا کی آپ نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور بعد میں فرمایا! سب جان لو کہ جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا رسول اللہؐ کی سُنت ہے ان روایات کو امام شافعی - امام بخاری - امام احمد - امام نسائی - امام ابن خزیمہ نے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے

ابن ماجہ میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے سورۃ فاتحہ کا جنازہ میں پڑھنے کا حکم دیا ہے الفاظ ملاحظہ ہوں
امرنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان نقرء علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب
کہو قاضی صاحب حدیث چور کون ہوا اہلِ حدیث یا دیوبندی اہلِ حدیث نے متعدد حدیثیں پیش کردیں

Marfat.com

حتیٰ تطلع الشمس کو چھپا کر رکھنا۔
نمبر ۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قصبات میں جمعہ نہیں پڑھا اور ان کا چھوٹی بستیوں میں جمعہ پڑھنا۔
نمبر ۵۔ ایک واقع بھی ایسا نہیں ملتا کہ کسی شخص نے تین طلاقیں دی ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ایک بنایا ہو۔
نمبر ۶۔ ان حضرات کا حافظ ابن تیمیہ اور ابن قیم کی تقلید میں ایک بنانا۔

آپ منع کی ایک حدیث کی کوئی روایت پیش کریں ورنہ اعتراف کریں کہ حنفی حدیث چور اور حدیث دشمن ہیں (جواب آں غزل) (اور یہ ہی حق ہے)

مسئلہ ۳ فجر کی فرض نماز کے بعد فوراً دو رکعت کی ادائیگی نبی صلعم کی تقریری سنت ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ۔ ابوداؤد اور ترمذی میں مرقوم ہے کہ ایک آدمی نے فجر کی نماز کے بعد سنتیں ادا کیں تو حضور نے فرمایا کہ صبح کے فرض تو دو رکعت ہیں (یہ دو رکعت کیا تھے) تو اس آدمی نے کہا کہ میں پہلے والی دو رکعت نہیں پڑھ سکا تھا۔ وہ پڑھی ہیں تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ الفاظ ملاحظہ ہوں۔
فَسَکَتَ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس حدیث کے الفاظ یوں بھی منقول ہیں

فلم ینکر علیہ (ابن حبان) یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند نہیں فرمایا۔
حق یہ ہے کہ ہر صاحب علم و دیانت جانتا ہے کہ ممنوع وقت فجر کی نماز کے بعد شروع نہیں ہوتا بلکہ طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے یہ سنتیں فرضوں سے قبل ادا ہوں یا بعد میں ممنوع وقت میں ادا ہوتی ہیں اگر پہلے ادائیگی جائز ہو تو بعد میں کیوں ناجائز ہو گی۔ فافہم

مسئلہ قاضی صاحب نے فقہ قیاس دمن گھرت سے جو دماغ ماؤف ہو چکے ہوں۔ حدیث مبارک کی خوشبو سے وہ قاصر رہیں گے کیوں کون حدیث چور ٹھہرا (جواب آں غزل)

مسئلہ دیہات میں جمعہ کا تنازعہ مابین اہل حدیث و احناف بہت پرانا ہے۔ احادیث کے علاوہ اب تو خود ز مانے نے بھی اپنا فیصلہ صادر فرما دیا ہے کہ ہر گاؤں میں احناف کا جمعہ چل رہا

Marfat.com

نمبر ۷۔ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ جو جہری نماز میں امام کے پیچھے پڑھے
کمثل الحمار یحمل اسفارا اس کی پرواہ نہ کرنا۔

نمبر ۸۔ حضرت امیر عمر کی تقلید میں بیس تراویح نہ پڑھنا۔
نمبر ۹۔ اور حضرت خالد کی تقلید میں گوہ کھا لینا۔

ہے۔ مگر اس قاضی خاندان کو احادیث دشمنی میں زمانہ کا طرزِ عمل بھی نظر نہیں آرہا پہلے ہر گاؤں سے حنفی جمعے بند کراؤ بعد میں ہم سے دلائل سن لینا۔ ناظرین آپ کی تشفی کے لیے احادیث نقل کرتے ہیں ۱۔ طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا الجمعہ حق واجب علیٰ کل مسلم فی جماعۃ الا علیٰ اربعۃ مملوک وامراۃ وصبیؐ ومریض رواہ ابو داؤد ترجمہ۔ جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے سوائے چار افراد کے۔ غلام۔ عورت۔ بچہ۔ اور بیمار۔ اس عموم میں دیہات اور شہر سب برابر ہیں اگر مستثنیٰ ہیں تو فقط چار فرد۔ قاضی صاحب نے دیہات کسی دلیل کی بنا پر فرضیت سے خارج کئے ہیں۔ بیان فرمائیں ورنہ ہم کہیں گے کہ . . . .

م ۵۔ بیک وقت دی گئی تین طلاقیں ایک ہی واقع ہوتی ہیں مسلم شریف میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کان الطلاق علیٰ عہد رسول اللہ وابی بکر وسنتین من خلافۃ عمر الطلاق الثلاث واحدۃ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابو بکر صدیقؓ کا پورا زمانہ اور حضرت عمرؓ کے ابتدائی دو سال یہی شرعی قانون تھا کہ تین بیک وقت دی گئی طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا۔ قاضی صاحب شرعی قانون ابدی ہوتا ہے۔ کیا حضرت عمرؓ اسے بدل دینے کے مجاز ہیں۔ ہاں وقتی ضرورت کے پیش نظر وقتی طور پہ ساتھ تعزیر بھی لگائی جا سکتی ہے۔ جو عہد حضرت عمرؓ کے اختتام کے ساتھ ہی ختم ہو گئی اور قانون باقی رہ گیا۔ حق یہ ہے کہ آپکو عصبیت جاہلہ نے اندھا کر دیا ہے ورنہ ایں خبر نیست کہ معلوم عوام است۔ م ۶-۷-۸ انکو صرف آغاز میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

نمبر۱۰۔ تیرہ ذی الحجہ کے اضحیہ (قربانی) کو شائع کرنا کیا کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ کو قربانی کی ہے

نمبر ۱۱۔ نماز میں صف باندھتے وقت پیر چوڑے کرنا جس سے کندھے دور

۹ قاضی صاحب کی حدیث دشمنی اب واضح ہوگئی ہے
حضور علیہ السلام کے بالکل سامنے دیکھتے ہوئے حضرت خالدؓ کے ایک فعل کو جو رسول اللہ کی بھی عین منشا تھی کو صرف حضرت خالدؓ کی تقلید کہنا حدیث رسول اللہ صلعم کا مذاق نہیں تو کیا ہے۔ کیا قاضی صاحب اس سے غافل ہیں کہ حضرت خالدؓ بن ولید کا یہ عمل شرعی جواز اور تقریری سنت کا درجہ رکھتا ہے پھر اس پہ دوسروں کو مطعون کرنے کا مطلب کیا ہو سکتا ہے بجز حدیث دشمنی یا کوتاہ نظری کے۔ حضورؐ نے خود نہیں کھائی لہٰذا جائز کہتے ہوئے ہم خود بھی کب کھاتے ہیں۔ وہ چیز جو حضرت خالدؓ نے حضور علیہ السلام کے سامنے کھائی اگر کوئی کھانا چاہے تو جائز ہے مگر قاضی صاحب کو کہاں درد محسوس ہوتا ہے۔
۱۰۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے تیرہ کو کبھی قربانی نہیں کی لہٰذا تیرہ تاریخ ذی الحجہ کو قربانی کرنا ناجائز قرار پایا۔ قاضی صاحب فرمائیں کہ حضور علیہ السلام سے گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو قربانی کرنا ثابت ہے تو حدیث نقل کریں ورنہ بقول آپ کے گیارہ اور بارہ کو بھی قربانی ناجائز ٹھہرے گی۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

تیرہ ذی الحجہ کی قربانی کے دلائل تو بہت ہیں مگر مقلد کو نظر نہیں آتے۔ (۱) سنیے! کل ایام التشریق ذبح یعنی ایام تشریق (۱۰ تا ۱۳) قربانی کے دن ہیں۔ ۲۔ حضرت جابرؓ رسول اللہؐ کا فرمان نقل فرماتے ہیں۔ منیٰ کلھا منحر فانحروا فی رحالکم (مسلم شریف) ترجمہ۔ تمام منیٰ قربان گاہ ہے لہٰذا اپنی قیام گاہوں پہ بھی قربانی کر سکتے ہو۔ اس حدیث سے ثابت ہوا تمام منیٰ اگر

Marfat.com

ہو جاتے ہیں (مشاہدہ کرلیں)

یہ ہے مختصر سا بیان ورنہ آگے چلیں تو یہی نظر آئے گا۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

شمس الدین عفی عنہ

قربان گاہ ہے تو تمام ایام منیٰ بھی قربانی ہوسکتی ہے باقتضاءِ النص ورنہ تیرہ تاریخ کا استثناء ثابت کرو۔ اگر ثابت نہیں کرسکتے تو اعتراف کرو کہ .... (جواب آں غزل)

۱۱۔ قاضی صاحب کو شکایت ہے کہ اہلِ حدیث نماز میں پاؤں چوڑے کرتے ہیں ــــ قاضی صاحب ایسا نہیں ہے بلکہ اہلِ حدیث تو حدیث چوروں کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ سنت چور جب سنّتِ نبوی سے انحراف کرتے ہیں پاؤں اکٹھے کرتے جاتے ہیں تو اہلِ حدیث پاؤں ملانے کی غرض سے تعاقب کرتے ہیں تو آپ کو پاؤں چوڑے " نظر آنے لگے مگر دوسری طرف حدیث چوروں سے تو کبھی ارشاد نہیں فرمایا کہ تم بھی باہمی طور پر پاؤں ملا کر کھڑے ہوا کرو کہ پاؤں ملانا سنت مصطفےٰ ہے الفاظ ملاحظہ ہوں

رصوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن حبان

ترجمہ۔ صفوں میں ایک دوسرے سے بالکل مل جاؤ ہر ممکن حد تک اور گردنیں بالکل برابر، رصوا کا معنیٰ بنیان مرصوص (سیمنٹڈ دیوار) سے صاف سمجھ آسکتا ہے کہ مرصوص اور رصوا کا مادہ ایک ہی ہے۔ جس طرح ایسی دیوار ممکن حد تک باہمی طور پر مل جاتی ہے ایسے ہی نماز کی صف ہونی چاہیئے

امید ہے قاضی صاحب جوشِ حمیتِ مذہبی میں دوسروں پر کیچڑ اچھالنے سے پرہیز کریں گے ورنہ سبھی لوگ منہ میں زبان رکھتے ہیں۔

Marfat.com

(رقعہ نمبر ۔ ٦)

مولانا چراغ الدین صاحب قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم و مکرم حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدّ ظلہ العالی مہتمم صدر مدرس جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ، السلام علیکم ۔ حضرت قاضی صاحب آپ کا گرامی نامہ ۱۲/۸/۱٦ کو موصول ہوا ہے اس مرتبہ تو خیال آرہا تھا کہ شاید قاضی صاحب خاموش ہو گئے ہیں کیونکہ آگے تو ہفتہ عشرہ تک بمشکل جواب آجایا کرتا تھا اس مرتبہ تو پورا ایک ماہ گزر چکا ہے جواب نہیں آیا پھر یہ بھی خیال آتا تھا کہ بندہ نے رقعہ نمبر ۵ پر قاضی صاحب کو ایک مشورہ بھی دیا ہوا ہے کہ آپ کو جامعہ دیوبند کے مہتمم صدر مدرس قاری محمد طیب صاحب مدّ ظلہ العالی کے مشورے کی ضرورت ہے ۔ شاید دیوبند سے رابطہ قائم کر بیٹھے ہوں اس لئے دیر ہو گئی ہے ۔ کوئی بات نہیں ۔ قاضی صاحب ایسا ہو ہی جایا کرتا ہے ۔

ہاں جب رقعہ پڑھا تو اپنے سوالات کے جوابات نہ پاکر از حد افسوس ہوا ۔ یہ تو قاضی صاحب پہلی ہی رٹ لگائے بیٹھے ہیں اس میں تو حضرت مولانا قاری طیب صاحب کا کوئی مشورہ نہیں یہ تو حضرت قاضی صاحب نے پورا ایک ماہ سوچ و فکر میں گزار دیا ہے کہ دلائل تو اس مذکورہ مسئلے کے میرے پاس ہے نہیں اب لکھوں تو کیا لکھوں اس لیئے وہی پہلی رٹ لگانی شروع کر دی ہے ۔ ہاں جی بحمد اللہ کچھ آگے سے اضافہ بھی ہوا ہے ۱ ۔ وہ یہ کہ ایک وقت میں تین طلاق دی ہوئی ایک ہی سمجھنا ۲ ۔ چھوٹی بستیوں میں جمعہ پڑھنا جائز قرار دینا ۳ ۔ ۱۳ ذوالحج کو قربانی دینا جائز سمجھنا ۴ ۔ حضرت امیر عمر کی تقلید میں بیس رکعت تراویح نہ پڑھنا ۵ ۔ نماز میں صف باندھتے وقت پیر جوڑے کرنا ٦ ۔ عشار کی نماز اول وقت پڑھنا ۷ ۔ حضرت خالد کی تقلید میں گوہ کھالینا ۸ ۔ فجر کی سنتوں کی طرف اشارہ ۹ ۔ کہیں فاتحہ خلف الامام کا ذکر ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

Marfat.com

حضرت قاضی صاحب نے ابھی گیارہ مسئلوں کی طرف توجہ دلائی ہے ممکن ہے کہ اگلی تحریر میں کچھ اور بھی اضافہ ہوگا۔ حضرت قاضی صاحب یہ تقلید شخصی کے وجوب کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ سُبحان اللہ ماشاءاللہ محترم حضرت قاضی صاحب! بندہ نے رقعہ ۵ پر بھی آپ کو خدا کا خوف دلاتے ہوئے کہا تھا کہ آپ خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر ایمانداری سے بتائیں کہ یہ تقلید شخصی کے وجوب ثابت کرنے کا جواب ہے ان مذکورہ مسائل کو تقلید شخصی سے کیا نسبت ہے قاضی صاحب ان مسائل کو تقلید شخصی سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اگر آپ کی سمجھ میں بات نہیں آتی تو پھر آپ دو اہلِ علم کا انتخاب کر لیں جو ایک عالم آپ کی جماعت سے ہو اور دوسرا ہماری جماعت سے ہو۔ ان دونوں علماء دین کے سامنے یہ تحریری رقعے رکھ دیتے ہیں۔ وہ پڑھ کر جو فیصلہ دیں گے کہ یہ گیارہ عدد مسائل تقلید شخصی کے وجوب کا ثبوت ہیں یا نہیں ان کا فیصلہ فریقین کو منظور کر لینا چاہیئے۔

حضرت قاضی صاحب! میں تو آج تک آپ کو چوٹی کے عالموں میں شمار کرتا رہا ہوں۔ آپ نے تو تقلید شخصی کو بچوں والا کھیل بنا دیا ہے۔ میں آپ سے تقلید شخصی خصوصاً حضرت امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کے وجوب کا ثبوت مانگ رہا ہوں آپ جواب میں یہ مسئلے لکھ رہے ہیں۔

آگے رقعہ نمبر ۴ پر رقعہ نمبر ۵ پر اور اس رقعہ نمبر ۶ پر لکھ رہا ہوں کہ جب یہ مسئلہ تقلید شخصی کا ختم ہوگا تو پھر میں آپ کو خود دعوت دوں گا کہ آؤ جس مسئلے کا آپ بہت زیادہ شوق رکھتے ہیں اور اس کے قوی دلائل سمجھتے ہیں اس پر تحریری گفتگو کر لو۔ انشاءاللہ محترم قاضی صاحب یہ دعوت کہیں آپ حلوے گوشت اور پلاؤ کھیر مرغے کی نہ سمجھ لیں اس میں دلائل کی ضرورت ہے۔ دلائل نہ ہوں تو پھر رسوائی ہوتی ہے۔ جیسے اب دلائل نہ ہونے کی وجہ سے آپ کی حالت اس وقت قابلِ رحم ہو چکی ہے۔

Marfat.com

۱
حضرت قاضی صاحب آپ کی پیش کردہ آیت کریمہ کا جواب تو میں رقعہ نمبر ۵ پر مفصل طور پر دے چکا ہوں بار بار اس کو لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا ہوں۔ صبح اٹھ کر ہر روز ایک مرتبہ مطالعہ کر لیا کریں آپ کو تسکین ہوتی رہے گی۔ انشاء اللہ

۲ حضرت قاضی صاحب آپ نے فرمایا ہے کہ میں ساری امت محمدیہ کے لیئے ابو حنیفہؒ کی تقلید واجب نہیں سمجھتا۔ جواب: حضرت قاضی صاحب جتنی امت کے لیئے آپ واجب سمجھتے ہیں اس کا وجوب ثابت کرنا تو آپ کے ذمہ ہے نان بطور دلیل قرآن پاک سے کوئی ایک آیت کریمہ یا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث پیش کریں جس سے حضرت امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کا وجوب ثابت ہو جاتے۔ اگرچہ امت کے کچھ حصہ کے لیئے ہو تو بات ختم ہو جائے

۳ قاضی صاحب آپ فرماتے ہیں کہ مجھے عالم ہونے کے بعد جب مزید واضح ہو گیا کہ قرآن و حدیث کے لحاظ سے ابو حنیفہؒ کا مذہب راجح ہے تو اسے کیوں کر چھوڑ دوں۔

سنیئے قاضی صاحب رقعہ نمبر ۲ پر آپ نے چار مسئلے لکھ کر فرمایا ہے کہ ان مسائل میں ہم فتوے ابو حنیفہؒ کے قول پر نہیں دیتے اور آگے فرمایا اور بھی کتنی مثالیں ہیں کہ ہم فتوے امام ابو حنیفہؒ کے قول پر نہیں دیتے۔ یعنی قول کو چھوڑ دیتے ہیں اور رقعہ نمبر ۵ پر لکھ دیا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے قول کو کیسے چھوڑ دوں۔ آپ کی تحریر میں یہ جو تضاد ہے اس کا حل بھی آپ کے ذمہ ہے۔ سوچ لو اور ایک بات لکھو۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے قول کو چھوڑتے ہو یا نہیں چھوڑتے ہو۔ پھر اس کا جواب میرے ذمہ ہے۔

۴ آپ نے فرمایا ہے جس آدمی نے ساری عمر سنت النبیؐ کے خلاف چھپ کر گزاری ہو اور حدیث کا چور بنا ہو تو موجودہ زمانے کا اہلحدیث بن جاتے اور رقعہ ۲ پر بھی آپ نے لکھا ہوا ہے غیر مقلد متعصب اور جاہل ہے

Marfat.com

پھر آگے لکھا ہے آپ یقین جانیں کہ جس آدمی نے ساری عمر سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی میں چھپ کر بسر کرنی ہو وہ موجودہ زمانے کا غیر مقلد بن جائے حضرت قاضی صاحب بندہ نے رقعہ نمبر ۳ پر بھی آپ کو سمجھایا تھا کہ ایسی باتوں سے مسئلے حل نہیں ہوا کرتے اور نہ کوئی ایسی باتوں سے دین کی خدمت ہوتی ہے یہ دل کی بھڑاس نکالنے والی باتیں ہیں ان کا حاصل نتیجہ کچھ بھی نہیں ہوا کرتا۔ بندہ تو ایسی باتوں کا الزامی جواب بھی آپ کو دینے کو تیار نہیں ہے۔ میں نے تو مسئلہ تقلید شخصی سمجھنے کے لیئے آپ کو عالم دین سمجھ کر رجوع کیا تھا ہاں اگر کوئی اور شخص آپ کو کہہ دے کہ جس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کرنی ہو اور قرآن و حدیث کی خلاف ورزی کرنی ہو بلکہ بالمقابل اسکے فقہ حنفیہ کو اپنانا ہو تو وہ موجودہ زمانے کا دیوبندی حنفی بن جائے۔ تو آپ اس کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

لیکن میں جس طرح آپ کی ایسی باتوں کو فضول سمجھتا ہوں اسی طرح اس کہنے والے کی بات کو بھی فضول ہی سمجھوں گا کیونکہ ایسی باتوں سے سوائے فساد کے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ میں پھر آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں ایسی باتوں سے پرہیز کریں (کیا نصیحت کام آئیگی؟)

محترم حضرت قاضی صاحب مجھے تو یقین ہو چکا ہے کہ آپ کے پاس قرآن و حدیث کی روشنی میں تقلید شخصی خصوصاً حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کا وجوب ثابت کرنے کے لئے دلائل نہیں ہیں اب کاغذ سیاہ کرنے کا کیا فائدہ ہوگا۔ آگے آپ کی مرضی ہے جس طرح مناسب سمجھیں چلتے چلیں آپ ہی نقصان میں رہینگے۔ (انشاء اللہ)

حضرت قاضی صاحب میں نے رقعہ نمبر ۲ نمبر ۳ نمبر ۴ نمبر ۵ پر آپ کی خدمت میں عرض کیا ہوا ہے کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد آپ نے کوئی پہلو اختیار نہیں کیا۔ اب رقعہ نمبر ۶ پر پوچھتا ہوں آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد، دوٹوک فیصلہ صادر فرمائیں

Marfat.com

آپ کی مہربانی ہوگی۔

۱۔ حضرت قاضی صاحب پہلی بات آپ کے سمجھانے کی یہ ہے کہ آپ کی پیش کردہ آیت کریمہ بقول آپ کے جاہل پہ تقلید واجب ہوئی عالم پر تقلید نہیں۔ اگر عالم بھی اپنے آپ کو مقلد ہی سمجھے تو پھر جاہل اور عالم میں فرق کیا ہوا بندہ نے ہر رقعہ پہ یہ سوال لکھا ہے آج تک آپ جواب نہیں دے سکے۔ امید واثق ہے کہ دے بھی نہیں سکو گے۔ (تاقیامت)

۲۔ آپ فرمائیں کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی تقلید فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے یا مستحب ہے یا کچھ اور ہے۔ شرعی اصطلاحات میں کون سا درجہ رکھتی ہے اس بات کا آج تک جواب نہیں دے سکے معلوم نہیں اس میں بھی کیا مشکل ہے

۳۔ حضرت قاضی صاحب برائے کرم آپ قرآن پاک سے کوئی ایک آیت کریمہ یا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک حدیث بطور دلیل پیش کر کے سمجھائیں جس سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کا وجوب ثابت ہو جائے۔ تو بات ختم ہو۔

محترم حضرت قاضی صاحب اگر ان سوالات کے جوابات آپ کے پاس ہیں تو لکھ دیں اگر نہیں تو اقرار کر لیں پھر کاغذ سیاہ کرنے کا کیا فائدہ ہے پھر ان گیارہ مسئلوں میں جس کا آپ شوق رکھتے ہیں اور دلائل قوی سمجھتے ہیں شروع کر دیں بندۂ عاجز حاضر خدمت ہے انشاء اللہ۔

آخر میں بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کے علم میں عمل میں عمر میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

یہ تحریر نمبر ۶ میں لفافہ میں بند کر کے رجسٹری کر رہا ہوں اور اس لفافہ میں ایک اور لفافہ ڈال دیا ہے جس پہ میرا پتہ لکھا ہوا ہے اس لیے کہ آپ کو جواب بھیجنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ والسلام مع الاکرام۔ بندہ عاجز چراغ الدین ساکن قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

(رقعہ نمبر ٦)

از قاضی شمس الدین مہتمم صدر مدرس جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

محترم السلام علیکم! نوازشنامہ ملا جو آیت وجوب تقلید کے متعلق احقر نے پیش کی اور عرض کیا کہ اسمیں تین شقیں بنتی ہیں آپ یہ بتائیں کہ انمیں سے آپ کون سی شق اختیار کرتے ہیں یا کوئی چوتھی شق نکالدیں۔ تین مہینہ گزرنے کے باوجود آپ نے اس کا جواب نہیں دیا اور ایک لاصلوٰۃ کو آپ سارے ملک میں مشہور کرتے ہیں اور دوسرے لاصلوٰۃ کا نام نہیں لیتے اس کا جواب بھی نہیں دیا لیکن بہتر تھا کہ خط وکتابت دائرہ تہذیب میں رہتی۔ مگر اب آپ نے اپنے اخلاق کے مطابق چونکہ دائرہ تہذیب سے باہر نکلنا شروع کر دیا۔ اور کبھر۔ حلوے۔ گوشت اور رسوائی جیسے الفاظ لکھنا شروع کر دیئے اس لیئے اب خط وکتابت کرنا مناسب نہیں۔ اب یہی مناسب ہے کہ اس پر کھلا مناظرہ قلعہ دیدار سنگھ میں برسر عام مجلس عام میں کیا جائے۔ میں کبھی قلعہ آکر دوستوں کو آپ کی خط وکتابت بھی دکھاؤں گا۔

والسلام

قاضی شمس الدین

چونکہ تقلید قاضی صاحب کی کمزوری بن چکی ہے لہذا اس غیر متعلق آیت کو بار بار لکھ کر اس بے بنیاد مسئلہ میں خفت کی تہی دستی کے علاوہ اپنی علمی شہرت کو بھی داغدار کر رہے ہیں۔ قاضی صاحب یہ آیت احکام کے لیئے نہ نازل ہوئی ہے نہ آپ کے متعین کردہ مفہوم کی متحمل ہے۔ سورۃ عنکبوت پارہ ٢٠ بالکل اختتام پر یہ آیت عقائد ونظریۂ توحید کے بیان کے لیئے نازل ہوئی ہے عبادات میں تفریعات قیاسات اور آراء مجتہدین جو تقلید کا موضوع ہیں ان سے اس آیت کا قطعاً تعلق نہیں یہی وجہ ہے کہ احکام القرآن (جصاص) حنفی میں اس آیت کو سرے سے نقل ہی نہیں کیا گیا اور نہ احکام القرآن (ابن العربی مالکی) میں اس آیت سے تعرض کیا گیا ہے۔ حق یہ ہے کہ اس آیت سے پہلے اللہ رب العزت حضرت ابراہیم حضرت لوطؑ اور حضرت موسیٰؑ کی قوموں پر عذاب کا ذکر فرماتے ہیں نیز شرک کی کمزوری کو مکڑی کے گھر سے تشبیہ دینے کے بعد اس آیت کا ذکر کیا ہے جو قاضی صاحب بار بار لکھ کر تحریف فی القرآن کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ بتایئے آپ کی تین شقیں کہاں اور کیسے بنتی ہیں عمل کیا ہوگا؟ کون لوگ کریں گے؟ قاضی صاحب کیا کروانا چاہتے ہیں؟ — یہاں عقیدہ کی بات ہے نہ کہ عمل کی! — کہ عالم بتائیں اور جاہل عمل کریں حق یہ ہے کہ عقائد میں احناف کے نزدیک بھی تقلید حرام ہے۔ کاش قاضی صاحب کی فطرت تقلید نے مسخ نہ کی ہوتی!

Marfat.com

(رقعہ نمبر ۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم

از۔ مولانا چراغ الدین۔ ساکن قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ

محترم و مکرم حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ العالی مہتمم صدر مدرس جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ۔ السلام علیکم کے بعد گذارش ہے کہ آپ کا نوازش نامہ ۲/۷/۸۰ کو وصول ہوا ہے پڑھا تو معلوم ہوا کہ آپ کچھ ناراضگی کا اظہار فرما رہے ہیں۔ اس لیے کہ ایک دو لفظ ایسے لکھے گئے ہیں جو آپ کی طبع نازک پر گراں گزرے ہیں۔ حضرت مولانا قاضی صاحب قبل اس کے کہ آپ کی طرف سے اہلحدیث کو کمثل الحمار یحمل اسفارا کا خطاب دیا گیا ہے جس کے یہ معنی ہیں "مانند گدھے کی جو اٹھاتا ہے کتابوں کو۔ یعنی یہ گدھے اور چور اور متعصب اور جاہل ہیں اور ساری عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی خلاف ورزی کرنیوالے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ آپ کی طرف سے اسی طرح کے کھلے لفظوں میں یاد کیا گیا ہے اور میں ساتھ ساتھ آپ کی خدمت میں عرض کرتا رہا ہوں کہ حضرت قاضی صاحب ایسی لایعنی باتوں سے مسئلے حل نہیں ہوا کرتے اور نہ کوئی یہ دین کی خدمت ہوتی ہے لیکن آپ نے ہر رقعہ پر ایسے الفاظ استعمال کرنے شروع کر دیئے تھے اس لیے میری طرف سے بھی ایک دو لفظ لکھے گئے ہیں جن کا آپ کے لفظوں کے مقابلہ میں کچھ بھی وزن نہیں ہے لیکن میں پھر بھی آگے محتاط رہنے کی کوشش کروں گا اور آپ کے فرمان کے مطابق دائرہ تہذیب، ہاتھ سے نہیں جانے دوں گا کیونکہ میرے دل میں آپ کے علم اور عمل کا ادب واحترام ہے انشاء اللہ۔

ہاں حضرت مولانا قاضی صاحب مسئلہ زیر بحث تقلید شخصی ہے جو حنفی حضرات اور اہلحدیث کے مابین باعث نزاع بنا ہوا ہے اور اسی تقلید کے بل بوتے پر آپ کا مذہب زندہ ہے اتنے بڑے اہم مسئلے کے لیے دلائل قطعیہ کی ضرورت ہے کیونکہ آپ کے مذہب کا دارو مدار ہی اسی پر ہے اور آپ کی پیش کردہ آیت کریمہ کی یہ دلالت قطعی نہیں ہے۔ آپ فرمائیں اپنی اس پیش کردہ آیت کریمہ کے کس لفظ کے معنی تقلید بنتے ہیں۔

حضرت قاضی صاحب آگے میں پوری تفصیل سے رقعہ نمبر ۵ پر جواب دے چکا ہوں آپ پھر

Marfat.com

لکھے ہیں جواب نہیں آیا۔ قاضی صاحب آپ نے اس مذکورہ آیت کریمہ کو تقلید شخصی کے بارہ میں کتنی بار نصِ قرآنی لکھا ہے۔

حضرت قاضی صاحب اس دنیا جہان میں آپ سے پہلے مشایخ حنفیہ کرام سے کسی بزرگ نے تقلیدِ شخصی کی دلیل سمجھ کر پیش کی ہے تو نام پیش کریں۔ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہی رہیگا۔ اس لیے میں بھی کہہ رہا ہوں اس آپ کی پیش کردہ آیت کریمہ کو تقلیدِ شخصی کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے میں پھر آپ کی خدمت میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ آپ تقلیدی ذہن کو بالائے طاق رکھ کر میرا رقعہ نمبر ۵ غور سے پڑھیں پھر سوچیں بات سمجھ میں ضرور آجائیگی۔

حضرت قاضی صاحب آپ نے غصہ میں آکر ایک نئی بات لکھ دی ہے کہ میرے ساتھ کھلا مناظرہ کیا جائے جس میں حق کھل کر سامنے آجائیگا۔ حضرت قاضی صاحب میرا تو خیال یہ ہے کہ جو دلائل آپ نے تقلیدِ شخصی خصوصًا عالی مقام حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کا وجوب ثابت کرنے کے لیے میدانِ مناظرہ میں پیش کرنے ہیں۔ وہی دلائل آپ تحریر میں پیش کردیں محترم اتنی لمبی تحریر ہوچکی ہے آپ وہ دلائل تحریر میں کیوں نہیں پیش کرتے وہ ضرور پیش کریں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔ حضرت قاضی صاحب میرے خیال میں تو یہ تحریری گفتگو عالمانہ مہذبانہ طریقہ ہے جس سے کسی قسم کا جھگڑا فساد وغیرہ ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی کوئی دشمنی بڑھتی ہے۔ دیکھو جس حد تک میری معلومات ہیں قلعہ دیدار سنگھ میں کسی شخص کو پتہ نہیں ہے بلکہ میرا حقیقی بیٹا گھر میں پڑھا لکھا موجود ہے اس کو بھی اس بات کا علم نہیں ہے کہ میری اور آپکی گفتگو چل رہی ہے خیال ہے کہ اسی طرح آپ کی طرف سے بھی گوجرانوالہ میں کسی کو پتہ نہ ہوگا۔ جس وقت یہ گفتگو آپ بند کریں گے۔ تو معاملہ ختم ہو جائے گا۔ پھر بھی میں اور آپ کسی کو بتائیں گے تو پتہ چلے گا ورنہ نہیں۔ جیسا کہ آپ کا خیال ہے اگر آپ قلعہ میں آکر کھلا چیلنج کریں گے تو سب لوگوں کو پتہ لگ جائیگا۔ جھگڑے ہونے شروع ہو جائیں گے جس کے ذمہ دار دنیا اور آخرت میں آپ ہوں گے۔ آگے آپ کی جس طرح مرضی ہے کریں جو ہوگا۔ پڑا ہو کوئی بات نہیں ہے جس کا مجھے فکر ہو۔ انشاءاللہ لیکن میں اس کو راہِ فرار اختیار کرنے والی بات سمجھتا ہوں۔

Marfat.com

اصل بات تو یہ ہے کہ آپ نے تحریری گفتگو بند کرنے کا یہ طریقہ سوچا ہے کہ اس طرح شور پڑ جائیگا تو رقعے بند ہو جائیں گے تو میری خلاصی ہو جائیگی۔ حضرت قاضی صاحب اگر آپ نے گفتگو بند کرنی ہے تو مجھے صاف لکھ دیں میری طرف رقعے نہ بھیجیں تو میں رقعہ بھیجنا بند کردوں گا۔ مجھے بھی پتہ ہے اور آپ کو بھی یقین ہے کہ اس موجودہ زمانہ میں برسرعام مناظرہ تو ہو نہیں سکتا شور ہی پڑ جائیگا تو اس سے رقعے آنے بند ہو جائیں گے وہ تو اس سے اچھے طریقے سے بھی بند ہو سکتے ہیں ہاں اگر آپ کو برسرعام ہی مناظرہ کرنے کا شوق ہے تو پھر بجائے قلعہ کے گوجرانوالہ کی منظوری حاصل کریں کیونکہ وہ مرکز ہے۔ اگر آپ کو منظوری مل گئی تو پھر ہر کام کے ذمہ دار آپ ہوں گے کیونکہ برسرعام کھلے مناظرے کا چیلنج آپ نے کیا ہے اس لیے ہر معاملہ میں نفع نقصان کے ذمہ دار آپ ہوں گے مجھے آپ کا چیلنج منظور ہے۔ انشاءاللہ

سا حضرت قاضی صاحب پہلی بات آپ کے سمجھانے کی یہ ہے کہ آپ کی پیش کردہ آیت کریمہ بقول آپ کے جاہل پر تقلید واجب ہے عالم پر نہیں اگر عالم بھی اپنے آپ کو مقلد ہی سمجھے تو پھر جاہل اور عالم میں فرق کیا ہوا۔ یہ سوال ہر رقعہ میں لکھا ہوا ہے جس کا جواب آج تک نہیں دے سکے۔ امید ہے کہ دے بھی نہیں سکو گے (تا قیامت)

سا۲ حضرت قاضی صاحب بندہ نے رقعہ نمبر۲۔ نمبر۳۔ نمبر۴۔ نمبر۵ نمبر۶ پر بھی آپ کی خدمت میں عرض کیا ہوا ہے کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد آپ نے آج تک کوئی موقف قائم نہیں کیا ہے۔ اب رقعہ نمبر۷ پر بھی آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں آپ فرمائیں آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد دوٹوک فیصلہ صادر فرمائیں آپ کی عین نوازش ہوگی۔

سا۳ آپ فرمائیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے یا مستحب ہے یا کچھ اور ہے شرعی اصطلاحات میں کون سا درجہ رکھتی ہے یہ سوال بھی ہر رقعہ میں کیا ہوا ہے۔ آج تک جواب نہیں دے سکے کچھ تو فرماؤ جناب۔

سا۴ حضرت قاضی صاحب برائے نوازش آپ قرآن پاک سے کوئی ایک آیت کریمہ یا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک حدیث بطور دلیل پیش کر کے دکھائیں

Marfat.com

جس سے تقلیدِ شخصی خصوصًا عالی مقام حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقلید کا وجوب ثابت ہو جائے۔ آخر میں بندہ دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں عمل میں عمر میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائے آمین۔

مجھے یقین ہے کہ تقلیدِ شخصی خصوصًا امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کا وجوب اگر آپ نے کسی نصِ قرآنی یا کسی حدیثِ نبویؐ کے ذریعے ثابت کر دیا تو نہ صرف یہ کہ بات میری سمجھ میں آ جائے گی بلکہ اس سے بہتوں کا بھلا ہو گا۔

یہ تحریر میں یک لفافہ میں بند کر کے بھیج رہا ہوں اس لفافہ میں ایک اور لفافہ ڈال دیا ہے جس پر میرا پتہ لکھا ہوا ہے اس لئے کہ جواب بھیجنے میں آپ کو کوئی مشکل پیش نہ آئے

والسلام مع الاکرام

بندۂ عاجز چراغدین بقلم خود ساکن قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ

(نوٹ) قاضی صاحب کے جوابات بند ہو چکے ہیں)

(رقعہ نمبر ۸)

از مولانا چراغ الدین صاحب قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم و مکرم! حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ العالی مہتمم صدر مدرس جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ۔

السلام علیکم! کے بعد گزارش ہے کہ بندہ نے $\frac{12}{8}$ ۲۸ کو آپ کی خدمت میں آپ کے رقعہ نمبر ۶ کا جواب رجسٹری کیا تھا جو یقینًا آپ نے وصول کر لیا تھا۔ محترم آگے آپ کی طرف سے ہفتہ عشرہ تک یا دو ہفتہ تک جواب آ جایا کرتا تھا۔ صرف ایک مرتبہ ایک ماہ کے بعد جواب آیا تھا۔ اب تو پورے ڈھائی ماہ گزر چکے ہیں جواب ندارد۔

حضرت قاضی صاحب میرے اور آپ کے مابین مسئلہ تقلیدِ شخصی تقریبًا چھ ماہ سے زیرِ بحث چلا آ رہا ہے۔ جو آج تک آپ قرآن و حدیث کی تصریحات میں تقلیدِ شخصی بالخصوص عالی مقام

Marfat.com

حضرت الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تقلید کا وجوب ثابت نہیں کر سکے۔ محترم اگر انصاف کی نگاہ سے دیکھا جائے تو آپ کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے اس کے دلائل آپ لائیں کہاں سے جب کہ بقول مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے یہ تقلید شخصی چوتھی صدی ہجری میں شروع ہوئی قبل اس کے تین سو سال تک اس کا کہیں اتہ پتہ ہی نہیں چلتا ہے تو اس کی تصریحات قرآن و حدیث سے کیسے مل سکے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے میرے رقعہ نمبر ۷ کا ابھی تک جواب نہیں دیا۔

حضرت قاضی صاحب! میں پھر آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ اگر آپ کے پاس قرآن و حدیث کی روشنی میں کوئی دلائل حضرت الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تقلید کا وجوب ثابت کرنے کے ہیں تو بلا جھجک پیش کر دیں بندہ ان پر غور و فکر کرے گا۔ اگر آپ قرآن و حدیث کی تصریحات میں کوئی دلائل پیش نہ کر سکیں تو پھر میں اگر یہ کہہ دوں تو بجا ہوگا

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا

گر نہیں کیا تم نے تو ہرگز کر بھی نہیں سکو گے۔ (تا قیامت)

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا — لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں۔

اب پھر میں آپ کو سابقہ سوالوں کی یاد دہانی کراتا ہوں۔

۱۔ حضرت قاضی صاحب آپ کی پیش کردہ آیت کریمہ بقول آپ کے جاہل پر تقلید واجب ہوئی عالم پر نہیں۔ پھر اگر عالم بھی اپنے آپ کو مقلد ہی کہلائے تو پھر جاہل اور عالم میں فرق کیا ہوا۔ یہ سوال بندہ نے ہر رقعہ میں پیش کیا ہوا ہے جس کا جواب آپ آج تک نہیں دے سکے اور میرا دعویٰ ہے کہ دے بھی نہیں سکو گے۔ (تا قیامت)

۲۔ حضرت قاضی صاحب بندہ نے رقعہ نمبر ۲۔ نمبر ۳۔ نمبر ۴۔ نمبر ۵ نمبر ۶ نمبر ۷ پر آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد۔ محترم نامعلوم آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ اب تک کوئی اپنا موقف ہی نہیں قائم کر سکے اس بارہ میں کچھ تو بولو حضرت قاضی صاحب جی ____________ اور اب رقعہ نمبر ۸ پر بھی سوال

Marfat.com

کر رہا ہوں ۔ کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد ۔ دوٹوک فیصلہ صادر فرمائیں کیونکہ آپ قاضی ہیں ۔

۳ ۔ حضرت قاضی صاحب آپ فرمائیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تقلید فرض ہے یا واجب ہے سنت ہے یا مستحب ہے یا کچھ اور ہے شرعی اصطلاحات میں کون سا درجہ رکھتی ہے ۔

۴ ۔ حضرت قاضی صاحب ! برائے کرم آپ قرآن پاک سے کوئی آیت کریمہ یا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک حدیث بطور دلیل پیش کریں جس سے تقلید حضرت الامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا وجوب ثابت ہو جائے تو بات ختم ہو ۔ اگر آپ ایسا نہ کر سکیں تو پھر میں اگر اپنے پرانے تجربے کی بنا پر یہ کہہ دوں تو بجا ہوگا ۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے ٭ یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

حضرت قاضی صاحب آپ قرآن و حدیث کی تصریحات میں مسئلہ تقلید حضرت الامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا وجوب ثابت نہیں کر سکے اور بندہ کو پورا یقین ہو چکا ہے کہ ثابت کبھی نہیں کر سکو گے ۔ (بطور مشورہ) اب برائے کرم اس بے بنیاد مسئلہ تقلید کو ممبروں اور سٹیجوں پر نہ لائیں ۔ صرف اور صرف حجروں کی زینت بنا کر محفوظ رکھیں تاکہ کبھی کبھی اپنے مریدوں اور مقتدیوں کے کام آتی رہے ۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ٭ جو چیرا تو اک قطرہ خوں نہ نکلا

ہاں آپ نے اپنی تحریروں میں دس بارہ مسائل کی طرف اشارہ کیا ہوا ہے اس کے جواب میں میں نے لکھا تھا کہ جب یہ مسئلہ تقلید ختم ہوگا تو پھر جس مسئلے کا آپ بہت زیادہ شوق رکھتے ہیں یا اس کے دلائل قوی سمجھتے ہیں وہ شروع کر لینا ۔ اب وہ وقت آ گیا یہ مسئلہ ختم ہوا ۔ اب جس مسئلہ پر آپ تحریری گفتگو کرنا چاہتے ہیں لکھ کر بھیج دیں ۔ یہ عاجز بندہ تحریری جواب دینے کو تیار رہے ۔ ان شاء اللہ

باقی رقعہ نمبر ۶ پر آپ نے بر سر عام مناظرہ کا چیلنج کیا ہوا ہے ۔ رقعہ نمبر ۷ پر میں نے آپ کا چیلنج منظور کیا ہوا ہے اور مشورہ بھی دیا ہوا ہے ۔ اب پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ

Marfat.com

گوجرانوالہ کی منظوری حاصل کریں بجائے قلعہ کے جب منظوری مل جائے تو بندہ کو تحریری طور پر مطلع کر دیں دن اور جگہ اور وقت کا تعین لکھ دیں عاجز بندہ آپ کی خدمت کرنے کو حاضر ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

ہاں یاد آ گیا آپ نے رقعہ نمبر ا پہ لکھا ہوا ہے کہ آپ دیانتاً اعلان کریں کہ میں نے تقلید کا وجوب تسلیم کر لیا۔

محترم قاضی صاحب آپ اب فرمائیں کہ بندہ سے کس جگہ اعلان کروانا ہے قلعہ دیدار سنگھ میں یا جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ میں، یا کسی اور جگہ میں ارشاد ہو بندہ آپ کے حکم کی تعمیل کرنے کو تیار ہے انشاء اللہ۔ مگر کیا آپ اس پوزیشن میں ہیں کہ آپ اپنے پیش کردہ دلائل کی بنیاد پر مجھ سے یہ مطالبہ کر سکیں۔ باقی آپ کا جواب آنے پر سہی! آخری مرتبہ اگر یہ کہہ دوں تو بجا ہے

نہ رکھ دلیل کی کچھ بھی سند اس پہ اڑتے ہو عجب ہے مقلد ہو کر بے ہتھیار لڑتے ہو۔

یہ رقعہ نمبر ۸ میں لفافہ میں بند کر کے رجسٹری کر رہا ہوں۔ اگر اس رقعہ کا جواب آپ کی طرف سے آیا تو پھر میرے جواب کا بھی انتظار کیجئے گا۔ اگر آپ کی طرف سے جواب نہ آیا تو میرا بھی یہ آخری رقعہ سمجھیں رقعہ نمبر ۷ والا لفافہ واپسی آپ کے پاس ہے جس پر میرا پتہ لکھا ہوا ہے اس لئے بیچ لفافہ نہیں ڈالا گیا۔ فقط والسلام مع الاکرام

آخر میں بندہ دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت آپ کو ہر اعلٰے نعمتوں سے نوازے آمین ثم آمین۔ جواب کا طالب! بندہ عاجز چراغ الدین
ساکن قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

حرفِ آخر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم الذی قال فی آخر حیاتہ " ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی (الحدیث) وعلیٰ اتباعہ الذین تمسکوا واعتصموا بھما وعلیٰ اھل الحدیث الذین قاموا بھما فی اھل زمانھم مجتنبین عن التقلید لایخافون فی ذالک لومۃ لائم"

امابعد ناظرین گرامی قدر! آپ نے حضرت الاستاذ مولانا چراغدین صاحب کی تمام تحریرات بغور پڑھیں - نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ میں چند حقائق کی طرف صرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس گفتگو کا ماحصل قریب الفہم اور سہل الحصول ہو جائے۔

۱۔ مولانا چراغدین صاحب نے اپنے تمام رقعوں میں قاضی صاحب کو نہایت ادب و احترام سے مخاطب کیا ہے جیسے واقعی کوئی سائل کسی مفتی سے فتویٰ طلب کر رہا ہو اور ساتھ ہی قاضی صاحب کے عمر و علم میں برکت کی دعائیں بھی کر رہے ہیں۔ آپ نے اپنی پوری تحریر میں ایک جملہ بھی ایسا نہیں لکھا جو قاضی صاحب کی دل آزاری، گستاخی، خلافِ شان یا ضفیت کی مذمت و تردید کا حامل ہو اور نہ ہی یہ بات کسی جملے سے مترشح ہوتی ہے کہ مولانا اہلِ حدیث مکتبِ فکر سے متعلق ہیں لہٰذا یہ رقعہ بازی صرف مجادلانہ ہے بلکہ پورے خلوص سے تقلیدِ شخصی کی تفہیم کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر قاضی صاحب بلاجواز خشمگینی، ناراضگی اور غیظ و غضب سے شعلہ بار ہو رہے ہیں کبھی اہلِ حدیث کو حدیث چور اور چھپ کر سنت کی مخالفت کرنے والے غیر مقلد فرما رہے ہیں اور کبھی غیر متعلق مسائل کو زیرِ بحث لا کر وجوبِ تقلید کے دلائل کی نایابی کی بنا پر نفسِ مسئلہ سے دامن کشی اختیار فرما رہے ہیں مگر الزام اور دشنام بیچارے مولانا چراغدین اور اہلِ حدیث حضرات کو دے رہے ہیں۔ آپ قاضی صاحب ہیں ماشاءاللہ عدالت اُن کے ہاتھ میں ہے جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ ۲۔ قاضی صاحب مقلد ہیں، تقلید آپ کا مسلک و مذہب ہی نہیں پیشہ بھی ہے۔ اگرچہ تقلید تقریباً چوتھی صدی ہجری کی پیدا وار ہے اور تخلیق ! تاہم قاضی صاحب اسے چار صدی

قبل نازل شدہ قرآن سے کشید کر لینے کی کرامت و کرشمہ کے دعویدار ہیں۔ مگر نہ جانے مولانا پر غدین صاحب کے اس سوال پہ منقار زیرِ پر کیوں ہیں کہ آپ عالم ہیں کہ مقلد — غالباً بات وہی ہے جس کا تذکرہ حرفِ آغاز میں ہو چکا ہے کہ قاضی صاحب اپنے ہی قائم کردہ اصول کی بنیاد پر گرفتار بلا ہوئے ہیں کہ تقلید جاہل کے لیئے ہے بے علم کو اہلِ علم سے رہنمائی حاصل کرنا چاہیئے — مولانا سوال کرتے ہیں کہ پھر آپ کس گروہ سے متعلق ہیں عالم یا مقلد۔ قاضی صاحب کی گوہر افشانی مندرجہ ذیل بیان سے ظاہر ہے۔

۱۔ تقلیدِ شخصی کا وجود ہی نہیں نہ اس کا کوئی قائل ہے اور سائل نئے سرے سے یہ بحث اٹھا رہے ہیں۔ ۲۔ مطلق تقلید کا ثبوت اور اس کے لیئے دلائل ہیں مگر وہ ہے صرف جاہل کے لیئے۔ عالم کے لیے نہیں۔ ۳۔ ہم حنفی ہیں مگر ہم اور ہمارے مشایخ بہت سے مسائل میں امام ابو حنیفہ کا فتویٰ رد کر دیتے ہیں اور کچھ مسائل کے نام بھی گنوائے ہیں نیز فرمایا اور بھی بہت سے مسائل امام ابو حنیفہؒ کے قابلِ تردید اور ناقابلِ تسلیم ہیں۔ ۴۔ جو مسائل کتاب و سنت کے دلائل کی وجہ سے راجح یعنی قوی اور یقینی ہوں ہم انہیں ہی مانتے ہیں نیز وہ لوگ جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ابو حنیفہؒ کا کوئی فتویٰ و قول نہیں چھوڑتے۔ ۵۔ مگر بعد از یہ ملاحظہ فرمائیں کہ میں عالم ہونے کی وجہ سے جانتا ہوں کہ امام ابو حنیفہؒ کا مذہب راجح ہے۔ لہٰذا امام کے اقوال و فتاویٰ کیسے چھوڑ دوں۔

ناظرین! ملاحظہ فرمایا آپ نے — قاضی صاحب کیسے متضاد اور خود اپنی تردید و تکذیب کے مناظر پیش فرما رہے ہیں — حق یہ ہے کہ تمام احناف۔ اختلافی و امتیازی مسائل میں، اسی طرح پریشان خاطری، اضطرابِ قلبی، تضاد بیانی، انتشارِ فکری اور غیر یقینی صورتِ حال میں مبتلا ہیں۔ برِصغیر پاک و ہند میں تحریکِ عمل بالحدیث سے قبل مذہبی اجارہ داری اور ٹھیکۂ نجاتِ اُخروی صرف حنفی فقہ کے پاس تھا اس کا کوئی شریک و سہیم تھا۔ کتاب و سنت کے نام سے بھی آشنائی نہ تھی۔ فتاویٰ، اقوالِ رجال، استنباطاتِ غیر صحیحہ، تفریعاتِ واہیہ، تخریجاتِ باطلہ اور قیاساتِ بعیدہ پہ تمام مذہبی عقائد و عبادات

Marfat.com

اعمال و ظائف کا انحصار محض تھا۔ اصحاب لفتادیٰ اور ارباب التصانیف اگر اپنی تحریرات میں کچھ مفید مطلب احادیث لائے تو بھی حرمان نصیبی اور بدقسمتی سے از قسم ضعاف موضوع منقطع و مرسل ہی ہیں کہ احناف کی خود تراشیدہ و من گھڑت شریعت کا کچھ ایسی ہی واہی تباہی روایات سانٹھ ہی سکتی ہیں ۔ صحیح احادیث اور احناف میں کوئی تعلق ہے نہ جوڑ ۔ یہی وجہ ہے کہ مشہور اختلافی مسائل میں مثلاً رفع الیدین کے ثبوت میں پچاس 59 صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور علیہ السلام کا عمل نقل فرماتے ہیں کہ آپ رفع الیدین کیا کرتے تھے مگر احناف اپنے مزعومہ اور خود پسند عمل کے لیے ایک ہی صحابیؓ کی طرف منسوب حدیث تلاش کر سکے حق یہ ہے کہ ہر محدث[1] نے تقریباً اس حدیث کو بیان کرتے وقت ۔ اسے ضعیف اور موضوع تک بتایا ہے ۔ مگر احناف کو دلیل سے غرض نہیں وہ اپنی ہر کتاب میں اسی ایک کو ایک بنیاد بنا کر ترک رفع الیدین کو ایسے حتمی اور یقینی انداز پیش فرماتے رہے ہیں کہ گویا رفع الیدین کا شریعت میں تصور اور دین میں کہیں ہلکا سا خیال تک موجود نہیں ہے ۔ بعینہٖ سورۃ فاتحہ خلف الامام ، آمین بالجہر ، مسئلہ تراویح ، طلاق ثلاثہ ۔ بستیوں میں خطبۂ جمعہ وغیرہ سینکڑوں مسائل کا حال ہے اُن کے ہاں ان میں دوسری رائے ناقابل برداشت اور قطعی غیر مسموع تھی ۔ فاتحہ خلف لامام پڑھنے والے کے منہ میں باعتبار حنفی شریعت آگ ڈالنا شروع ہوا ۔ التحیات میں انگلی اٹھانے والے کی سزا تھی کہ انگلی توڑ دی جائے ۔ آمین بالجہر کرنے والے نہ صرف یہ کہ مسجدوں کے دروازے بند ہو جاتے بلکہ عین حالت نماز میں اُٹھا کر مسجد سے باہر پھینک دیا جاتا ۔

اس تعصب مسلکی اور مذہبی ہٹ دھرمی کے باوجود تحریک عمل بالحدیث سے متعلق صاحب عزیمت ، بلند حوصلہ ، اولالعزم اور راسخ الارادہ لوگ اس فکری محاذ پر مضبوطی سے عمل پیرا تھے کہ وہ اپنے خلاف کسی بھی حرکت کو خاطر میں نہیں لاتے تھے ۔ اُن کا عمل بالحدیث صرف عمل ہی نہ تھا بلکہ ایک دعوت و پیغام کہ جس نے برصغیر کے صدیوں پرانے تقلیدی جمود اور مذہبی تعطل کو ہلا کے رکھ دیا اور ایک فکری انقلاب کی بنیاد فراہم کر دی ۔ فکر کی آزادی اور علمی جد و جہد پر جو پہرے بٹھا دیئے گئے تھے وہ نرم ہوتے چلے گئے ۔ کتاب و سنت سے بیگانہ رکھنے کے لیے

[1] امام بخاری ۔ ابوداؤد ۔ عبداللہ بن مبارک ۔ عبدالرحمن بن جوزی ۔ ابن حبان وغیرہ ۔

Marfat.com

جو اُونچی اور لمبی فقہی دیواریں کھینچی گئی تھیں اس میں شگاف اور ڈراڑیں پڑنی شروع ہوگئیں۔ ہدایہ کا یہ مقام کہ اسے پڑھانے والے کے سر پہ جھنڈا لہرایا جاتا جس کی علمی ثقاہت، مضبوطی استدلال اور قیاس کی اصابت ماورائی سمجھی جاتی تھی اس تحریک کی برکت سے ابتدائً قابلِ احتساب اور لائقِ اخذ و ترک پھر عام انسانی فہم کی دست برد سے ہوتا ہوا حجروں اور مکاتب کی زینت اور بعد ازیں تبرکات میں شامل ہوگیا۔

تحریک عمل بالحدیث کی قیادت علم و عمل کے جن ارفع مقام اماموں کے ہاتھ آئی وہ نہ صرف اس کے اہل تھے بلکہ وہ اسی مقصد کے لیے پیدا کئے گئے تھے برصغیر میں اس تحریک کے لیے ابتدا مولانا عبدالحق محدث اور آپ کے تلامذہ نے کچھ مواد مہیا فرمایا مگر تھوڑی دیر بعد اس میں اضمحلال پیدا ہوگیا۔ بعد ازیں اس فکری تحریک کی مسندِ قیادت پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سرفراز ہوئے حق یہ ہے کہ آپ نے حق ادا کر دیا۔ فکری ارتقا کے راستے میں جمود تعطل اور تقلید نے جو ناقابلِ تسخیر دیواریں کھڑی کر دی تھیں نیز بدعیانہ اوراد و ظائف غیر صحیحہ اشغال و مراقبات اور غیر اسلامی طرزِ ذکر و اذکار جو عجمی اور یونانی رنگ آمیزی سے بر خود غلط تصوف نے کتاب و سنت کے خلاف بظاہر مقدس محاذ کھڑا کیا تھا — کو اپنی سعی و عمل، تحریر و تقریر اور جدوجہد سے لرزہ براندام کر دیا مگر اس غیر فطری اور روحِ اسلام کے منافی تقلید و تصوف کے خلاف آخری ضرب کے لیے حضرت میاں سید نذیر حسینؒ صاحب شیخ الکل فی الکل تشریف لائے عمل بالحدیث کی تحریک جو ابھی تک علمی اور صرف بحث و نظر تک محدود تھی کو عملی اور عوام الناس کے لیے قابلِ فہم و ادراک بنا دیا اس کے بعد حاملینِ تقلید، کوتاہ آستینانِ تصوف اور تحریک عمل بالحدیث کن ادوار سے گزرے یہ تو آپ کو "برصغیر میں تحریک عمل بالحدیث اور اس کا مدّ و جزر" کے مطالعہ سے معلوم ہوگا — مگر اس کا نتیجہ جس صورت میں ہمارے پیشِ نگاہ ہے بحمداللہ حوصلہ افزا ہی نہیں خوش آئند بھی ہے۔

تقلید ایک معذرت بن گئی ہے جو عالموں کو تو چھوڑ گئی ہے مگر ابھی تک جاہلوں کے سہارے زندگی کی ساعتیں گن رہی ہے۔ عملی اعتبار سے تو جاہل بھی اسے خاطر میں نہیں لاتے۔ مگر اہلِ علم

Marfat.com

اپنی علمی برتری اور یا دِ ایام کے لیئے جاہلوں کو باور کرانے پر مصر ہے کہ آپ لوگ تقلید کے طوق و سلاسل سے آزاد نہیں ہو سکتے۔ رفع الیدین کا مسئلہ اب یہاں آگیا ہے کہ رفع الیدین کرنا بھی سنت اور نہ کرنا بھی سنت! مقام شکر ہے کہ اہلِ حدیث کے ہاتھ ٹوٹنے سے بچ گئے یہ بھی کیا صریح تضاد اور ناممکن الوقوع ہے کہ کرنا نہ کرنا دونوں سنّت؟ یہ ممکن ہی نہیں دونوں میں ایک سُنّت ہو سکے گی دو سنّت نہیں ہو سکتیں۔ در اصل احناف حقیقت کو بڑی مُدت چھپاتے رہے مگر چُھپ نہیں سکی اور منہ سے نکلتا بھی نہیں کریں تو کیا کریں سورۃ فاتحہ بھی زبردستی اُن کی دست برد سے باہر ہو چکی ہے اب با دلِ نخواستہ ہی سہی مگر کہہ رہے ہیں کہ پڑھ لو ۔ تو بھی ۔ نہ پڑھو تو بھی نماز ہو جاتی ہے۔

ے کُفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔

جمعے بستیوں میں تو دن کے اُجالے میں ۔ دن دیہاڑے ۔ حنفی خود بر پا فرما رہے ہیں گویا یہ مسئلہ بھی جان توڑ چکا ہے۔ تین طلاقیں ایک ہی ہیں حکومت تسلیم کر چکی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اب قاضی صاحب تقلید سے پیچھا چھڑا کر ایسے دوڑے ہیں کہ "لَمْ يُعَقِّبْ" پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے اور تقلید بیچاری دیکھتی رہ گئی۔

حق یہ ہے فقہ حنفی جو امام ابو حنیفہؒ پر محض الزام تراشی اور بہتان ہے اب علمی و عملی اعتبار سے فاسد، عبث اور غیر ضروری ثابت ہو چکی ہے جو اب شاید ایک سازش کے تحت پھر حکومت کے سہارے کی تلاش میں ہے کہ یہ ہمیشہ شاہوں کی ناز بردار اور انہیں کے سہارے فائدہ رہی ہے ۔۔۔ مگر اس کے دن گنے جا چکے ہیں۔ يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ

اِنْ شَاءَ اللّٰه

بشیر الرحمٰن صدیقی نور پوری
خطیب جامعہ عثمانیہ گوجرانوالہ

Marfat.com

تقلید کیا ہے؟

ایک جائزہ ، ایک گفتگو

ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ

Marfat.com